ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۱/ستمبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۳۸

۳/رجب ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۱/تبوک ۱۳۸۰ ہجری شمسی

نماز پڑھنے کا طریق سکھانا

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ ہم معاذ بن عبداللہ بن خُبیب جُہنی کے گھر گئے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ بچہ کب نماز پڑھنی شروع کرے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک آدمی نے بتایا تھا کہ حضور ﷺ سے یہ امر دریافت کیا گیا تھا تو حضور نے فرمایا تھا کہ بچہ جب اپنے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنا جان لے تو اسے نماز کا حکم دو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب متٰی یؤمر الغُلامُ بالصلوٰۃ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۷۴ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

۱۹۸۴ء میں ان ممالک کی تعداد جن میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی تھی ۹۱ تھی۔ ان سترہ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ۸۳ نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں

گزشتہ ایک سال میں وینزویلا، سائپرس، مالٹا اور آذربائیجان میں احمدیت کا نفوذ ہوا

مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں افریقہ، انڈونیشیا اور ہندوستان کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے گئی ہیں

(انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقدہ منہائم (جرمنی) کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

(منہائم (جرمنی) ۲۵/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر جلسہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں خطاب فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر پر گزشتہ ایک سال میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا تذکر فرمایا۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی حسب ذیل آیات تلاوت کیں:

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا .فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ . اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾(سورۃ النصر)

پھر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: جیسا کہ اس سورت کی تلاوت سے اور نظم کے مضمون سے احباب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ آج خدا کے بیشمار فضلوں کو گننے کی کوشش کا دن ہے۔ وہ فضل گنے تو نہیں جا سکتے۔ وہ بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوتے ہیں مگر آج ایک حقیری کوشش ہے۔ پہلے اس سے مضمون کچھ لمبا ہو جایا کرتا تھا اور اس لئے میں نے اس کو دو حصوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ ایک حصہ قمر صاحب نے بیان کیا اور ایک مولوی منیر الدین صاحب شمس نے۔ تو اس لئے میرا کام آج نسبتاً چھوٹا ہو گیا ہے مگر پھر بھی بہت لمبا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ اس مضمون کا حق ادا کر سکوں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر اتنا کامل یقین تھا کہ اس کی کوئی نظیر انبیاء کی زندگی میں نہیں ملتی

اللہ تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مختلف امور کی وضاحت

سکائی ڈیجیٹل سروس پر ایم ٹی اے کی نشریات کے آغاز اور ایم ٹی اے کے نئے رابطوں کا ذکر

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷/ستمبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۷/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت الکرسی کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آج دراصل اللہ تعالیٰ کی صفات حَافِظ اور حَفِیْظ پر خطبہ ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت کی صفت کے بیان میں آیت الکرسی تمام آیات میں سب سے نمایاں ہے۔ حضور نے آیت الکرسی کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد لفظ حَافِظ اور حَفِیْظ کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حفاظت میں صرف مال و جان کی حفاظت نہیں بلکہ راز کی حفاظت بھی شامل ہے۔ حضور نے حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ اگر کوئی سورۃ المومن کی پہلی آیت اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے گا تو وہ ان دونوں کی وجہ سے شام تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو صبح تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ کرسی سے مراد ہرگز خدا تعالیٰ کے بیٹھنے کی جگہ نہیں بلکہ کرسی کو اللہ تعالیٰ اٹھائے ہوئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالہ سے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی غیر معمولی حالات میں حفاظت فرمانے کا ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو اللہ کی حفاظت پر اتنا کامل یقین تھا کہ اس کی کوئی نظیر دوسرے انبیاء کی زندگی میں نہیں ملتی۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی مختلف آیات کے حوالہ سے ان صفات کے مضمون کو اجاگر کرتے ہوئے یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِاللّٰهِ کے تعلق میں فرمایا کہ ایک درس کے دوران اللہ تعالیٰ نے اس کا مضمون آپ پر خاص طور پر روشن فرمایا۔ اس میں یہ بتایا کہ عام طور پر محاورہ یہ ہونا چاہئے کہ یَحْفَظُوْنَهٗ بِاَمْرِاللّٰهِ۔ لیکن یہاں مِنْ اَمْرِاللّٰهِ فرمایا ہے اور یہ محاورہ اس وقت استعمال ہو سکتا ہے جب اس کے دونوں معنے بیک وقت لئے جائیں یعنی اللہ کے حکم سے اللہ ہی بچا سکتا ہے، کوئی اور نہیں بچا سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کے صحابہ کی آنحضرتؐ کی حفاظت میں جاں سپاری کے دلگداز واقعات بھی بیان فرمائے اور فرمایا کہ صحابہ کی یہ جانثاری یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِاللّٰهِ کے مطابق ہے۔ حضور نے بتایا کہ کائنات میں شہاب ثاقب بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت کے انتظام کا ایک حصہ ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں حضرت سلیمانؑ کے لئے شیاطین کے سمندروں میں غوطے لگانے کا ذکر ہے وہاں ان کے متعلق اللہ

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ اول

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 174 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ۱۹۸۴ء میں، میری عارضی ہجرت کے وقت اُن ممالک کی تعداد جن میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی تھی اکانوے تھی۔ اِن سترہ سالوں میں جبکہ مخالف دشمن نے جماعت کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تراسی نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے ہیں۔ امسال جو نئے ممالک احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں:- (۱) وینزویلا، (۲) سائپرس، (۳) مالٹا، (۴) آذربائیجان۔

وینزویلا

اس ملک میں جماعت کے قیام کی ذمہ داری گیانا جماعت پر ڈالی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ انہیں مرکز کی طرف سے خط ملا کہ آپ نے اس ملک میں جماعت کا قیام کرنا ہے۔ اور خط ملنے سے پہلے ان کو کوئی تجربہ نہیں تھا۔ نہ زبان کا، نہ یہ خیال کہ کیسے ہم اس نئے ملک میں جاکر کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ دیر کے بعد وینزویلا کے ایک شخص نے بیعت کی جو دس سال وینزویلا میں مقیم رہ چکے تھے اور وہاں کی زبان پر بھی ان کو پورا عبور حاصل تھا۔ چنانچہ یہ صاحب ہمارے مبلغ احسن بشیر صاحب کے ساتھ وینزویلا کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اور اس سفر کے دوران پچیس افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ یہاں باقاعدہ صدر جماعت کا اور مالی نظام کا تقرر ہو چکا ہے۔

سائپرس

نئے ممالک میں احمدیت کو پھیلانے میں جماعت احمدیہ جرمنی نے نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں۔ قبل ازیں یہ نو ممالک میں جماعت قائم کر چکے ہیں۔ یہ دسواں ملک ہے جہاں امسال انہوں نے جماعت ترکی کے ساتھ مل کر کامیابی حاصل کی ہے اور 9 بیعتوں کے ساتھ جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہاں بھی باقاعدہ صدر جماعت مقرر کر کے نظامِ جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔ جماعت ترکی اگرچہ چھوٹی جماعت ہے لیکن سائپرس میں جماعت کے قیام میں انہوں نے غیر معمولی محنت سے کام لیا ہے۔

مالٹا

یہ گیارھواں ملک ہے جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کو احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں امسال انہوں نے دو تبلیغی وفود بھجوائے جنہوں نے مالٹا پہنچ کر سات مختلف شہروں میں تبلیغی میٹنگز کیں اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ملک کی بڑی لائبریریوں میں لٹریچر رکھوایا۔ یہاں تبلیغی پروگراموں کے دوران اللہ کے فضل سے چار افراد کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

آذربائیجان (AZERBAIJAN)

آذربائیجان میں بھی احمدیت کا پودا لگانے کی سعادت جماعت جرمنی کو عطا ہوئی ہے۔ جرمنی سے جلال شمس صاحب نے اس ملک کا دورہ کیا۔ وہاں پہنچ کر مختلف لوگوں سے رابطے کئے اور سوال و جواب کی مجالس ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی اور اس سفر کے دوران اُن کو دس بیعتیں عطا ہوئیں اور آذربائیجان میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

اس کے علاوہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں ٹرینیڈاڈ کے ہمسایہ ممالک St.Kits-Nevis اور Bahamas میں ہو چکی ہیں لیکن وہ مختصر کامیابیاں ہیں۔ ان کی تفصیل میں یہاں جانے کی ضرورت نہیں۔

نئے ممالک میں نفوذ کے ساتھ
دنیا بھر میں مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر

مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر میں افریقہ، انڈونیشیا اور ہندوستان کی جماعتیں سب دنیا پر سبقت لے گئیں۔ ان ممالک میں چھوٹی چھوٹی مساجد اور ساتھ تبلیغی و انتظامی مراکز پر بہت کم خرچ آتا ہے۔

افریقہ کے ایسے ممالک میں، جہاں اللہ کے فضل سے جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے، نئی مساجد کی تعمیر اور آبادی کا جو منصوبہ انہیں دیا گیا تھا، وہ بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ جو مساجد بنی بنائی عطا ہو رہی ہیں، اُن کی ضروری مرمت اور رنگ و روغن وغیرہ کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر میں مقامی جماعتیں وقار عمل کے ذریعہ خدمت کی توفیق پاتی ہیں۔ عورتیں، بچے، جوان، بوڑھے بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ مسجدوں کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

مغربی ممالک میں
مساجد کی تعمیر اور تبلیغی مراکز کے قیام کا پروگرام

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امریکہ میں ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد ۳۶ ہے اور کینیڈا میں ۱۰ ہے۔

امریکہ میں اِمسال شکاگو میں مسجد کی تعمیر کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ ورجینیا میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نقشہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ ہیوسٹن میں مسجد اور تبلیغی مرکز کی تعمیر پر کام شروع ہو چکا ہے۔ کولمبس اوہائیو میں جماعت امریکہ نے ساڑھے چھ ایکڑ پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا ہے جس پر ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ فلاڈلفیا کے علاقے میں ساڑھے چار ایکڑ کا پلاٹ، جس پر ایک عمارت تعمیر شدہ ہے، اس کی خریداری کا آخری مرحلہ طے ہونے والا ہے۔

جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت اس وقت تک دس مقامات پر مسجد کے لئے قطعات خریدے جا چکے ہیں۔ جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے متعلق اس سے پہلے بات ہو چکی ہے۔ مَیں نے عرض کیا تھا کہ یکصد مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں یہ کوشش نہ کریں کہ بہت بڑی بڑی جگہیں ہاتھ میں آئیں۔ مسجد بنی چاہئے اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے گرد مسجدیں بن جائیں۔ ایسی جگہوں پر مسجدیں بن جائیں جہاں چھوٹی چھوٹی جماعتیں ارد گرد ہوں تو ہمارا مساجد کا منصوبہ پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن جماعت جرمنی کے جوش اور ولولے نے زیادہ بڑی بڑی اور عظیم الشان مسجدیں بنانے کی کوشش کی ہے جس کے نتیجے میں نسبتاً بہت کم کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سال ختم ہونے والا ہے اور صرف فرینکفرٹ بیں جو جماعت کو کامیابی ہوئی ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ اس دفعہ مَیں وہاں ٹھہرا ہوں۔ اللہ کے فضل سے نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔

جماعت احمدیہ انگلستان نے بھی مساجد کی تعمیر کے پروگرام پر عمل در آمد شروع کیا ہے۔ بریڈفورڈ میں گزشتہ سال جو قطعہ زمین خریدا گیا تھا، اس پر مسجد بنانے کی باقاعدہ اجازت مل چکی ہے۔ امسال انہوں نے ہارٹلے پول شہر کے وسط میں ایک ایکڑ قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے خریدا ہے۔

البانیہ میں ہماری پہلی مسجد اور تبلیغی مرکز کی تعمیر کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ اس سال یہ تعمیر ہو جائے گی۔

نیوزی لینڈ جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔ یہاں دورانِ سال جماعت کو اپنے پہلے تبلیغی مرکز اور مسجد کے لئے ایک وسیع عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کا نام "بیت المقیت" رکھا گیا ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ
خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے
دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۱۳

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

قریشی داؤد احمد صاحب ساجد مبلغ سلسلہ برطانیہ لکھتے ہیں:

گھانا مغربی افریقہ میں قیام کے دوران ہومیو پیتھی طریق علاج سے غیر معمولی شفا کے بہت سے واقعات پیش آئے جن میں سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

خاکسار ٹیما (Tema) جو کہ دارالحکومت اکرا (Accra) کے نواح میں گھانا کی بندرگاہ ہے میں مقیم تھا۔ ہمارا ایک چوکیدار جس کا نام Mr. Yaw Achampong تھا کو مرگی کی تکلیف تھی۔ ایک روز خاکسار ایک جماعت کے دورہ سے رات گیارہ بجے کے قریب واپس آیا تو خاکسار کی اہلیہ اور ہمارے لوکل مشنری کی اہلیہ نے بتایا کہ چوکیدار کو مرگی کا شدید دورہ ہوا ہے۔ اس کا سر، منہ اور جسم کے بعض اور حصے بار بار گرنے کی وجہ سے شدید زخمی تھے اور اس وقت وہ نیم بیہوش تھا۔ نیز بڑی اونچی آواز سے سانس نکل رہا تھا۔ اگلے روز صبح اسے مرہم پٹی کے لئے ہسپتال بھجوایا اور شام کو بیلاڈونا (Belladonna 1000) کی ایک خوراک دی اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہومیو پیتھی نسخہ جات میں سے تیس طاقت میں ایک نسخہ استعمال کروایا (جس کی تفصیل اب یاد نہیں)۔

چنانچہ پہلے دورہ کے قریباً ایک ماہ بعد اسی طرح رات کے وقت اسے دوبارہ مرگی کا دورہ ہوا لیکن یہ دورہ اتنا شدید نہ تھا جس سے تسلی ہو گئی کہ دوا نے کام کیا ہے۔ چنانچہ اسے دوبارہ بیلاڈونا ۱۰۰۰ کی خوراک دی گئی اور متواتر وہی نسخہ استعمال کروایا گیا بلکہ پھر پندرہ دن کے بعد بیلاڈونا ۱۰۰۰ دی جاتی رہی۔ یہ نسخہ تقریباً تین ماہ تک اس نے بڑی باقاعدگی سے استعمال کیا۔ اس کے بعد ہم دو سال تک گھانا میں مقیم رہے لیکن الحمد للہ کہ اسے کبھی دوبارہ مرگی کا دورہ نہ ہوا۔ باوجود اس کے کہ وہ رات کو چوکیداری کرتا اور دن کو گرم موسم میں مزدوری بھی کرتا تھا۔

عظمتِ انبیاء علیہم السلام اور قرآن مجید

(بائبل اور اس کے مفسرین کی انبیاء علیہم السلام کے احوال کے بیان میں خطرناک لغزشیں)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

(دوسری قسط)

حضرت اسماعیلؑ۔ حلیم نبی

نسلی تعصب کی وجہ سے یہود حضرت اسماعیلؑ کو نبی تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے بیٹوں میں سے عہد صرف حضرت اسحاقؑ سے باندھا تھا (پیدائش باب ۱۷) جبکہ قرآن مجید ان کو ایک نبی اور رسول کے طور پر پیش کرتا ہے (سورۃ مریم :۵۱)۔ بائبل میں حضرت اسماعیلؑ کا ذکر منفی رنگ میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ پیدائش باب ۱۶ میں لکھا ہے کہ حضرت ہاجرہ کو اپنے بیٹے کے متعلق بتایا گیا کہ:

"اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہونگے"۔ (پیدائش باب ۱۶)

لیکن قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش سے قبل حضرت ابراہیمؑ کو یہ خوشخبری عطا فرمائی گئی تھی کہ ان کے ہاں ایک "حلیم" لڑکا پیدا ہوگا (الصّٰفّٰت:۱۰۲)۔ "حلیم" کا مطلب ہے نرم دل اور قوت برداشت والا (مفردات امام راغب) گویا بائبل کے مطابق حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ پیدا ہونے والے بیٹے کا ہاتھ سب کے خلاف اٹھے گا جبکہ قرآن مجید اس کی تردید کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ان کی پیدائش سے قبل حضرت ابراہیمؑ کو خوشخبری دی گئی تھی کہ ایک بیٹا عطا کیا جائے گا جو بہت نرم دل اور قوت برداشت رکھنے والا ہوگا۔

اس کے علاوہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بائبل کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ حضرت اسحاقؑ کی اولاد سے "عالم کے بادشاہ" پیدا ہونگے اور حضرت اسماعیل کے متعلق صرف یہ وعدہ تھا کہ ان کی اولاد سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ اس طرح حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں تو بادشاہ پیدا ہونے کا ذکر تک نہیں کیا۔

(پیدائش باب ۱۷)

لیکن دنیا کی تاریخ بالکل برعکس گواہی دے رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں بھی بادشاہ گزرے، حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ بھی فلسطین کے علاقے کے بادشاہ تھے۔ ان کے بعد بھی بنی اسرائیل میں حکومت رہی لیکن ان سب حکومتوں کا علاقہ فلسطین تک محدود تھا۔ اس کے مقابل پر ان سب حکومتوں کی نسبت زیادہ بڑا علاقہ آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانہ میں آپؐ کے تحت آ چکا تھا۔ چاروں خلفاء راشدین حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھے اور ان کی حکومت بنی اسرائیل کی کسی بھی حکومت سے بہت زیادہ وسیع تھی اور حضرت عمرؓ کے عہد میں فلسطین بھی اسلامی سلطنت کا ایک صوبہ بن چکا تھا۔ اس کے بعد بنو امیہ اور بنو عباس کے تمام بادشاہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھے اور ان کی حکومتیں ایشیا، افریقہ اور یورپ کے اتنے بڑے علاقوں پر قائم ہو چکی تھیں کہ بنی اسرائیل کی بڑی سے بڑی حکومت اس کے دسویں حصے کے برابر بھی نہیں بنتی۔ اگر حقیقت کے آئینے میں دیکھا جائے تو "عالم کے بادشاہ" تو حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے گزرے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں بھی تحریف کرنے والوں نے کافی ردوبدل کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"مسیحی مصنف اس آیت پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیلؑ نبی نہ تھے مگر قرآن نے انہیں نبی کہہ دیا ہے اور وہ دریافت کیا کرتے ہیں کہ اسماعیلؑ کی نبوت کا کیا ثبوت ہے؟ حالانکہ اگر وہ غور کریں تو یہی سوال الٹ کر ان پر پڑتا ہے کہ اسحاقؑ کی نبوت کا کیا ثبوت ہے؟ جو ثبوت اسحاقؑ کی نبوت کا ہے وہی اسماعیلؑ کی نبوت کا ہے .... فرق یہ ہے کہ بائبل نے بخل سے کام لے کر حضرت اسماعیلؑ کی نبوت کا ذکر نہیں کیا اور قرآن جو کبھی کسی صداقت کا انکار نہیں کرتا اس نے نسلی تعصبات سے کام نہ لے کر دونوں بزرگوں کی بزرگی کا اقرار کیا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

حضرت یعقوبؑ کے بلند مقام کی بشارت

بائبل کے مطابق حضرت اسحاقؑ کے دو جڑواں بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ ان جڑواں بھائیوں میں سے عیسو بڑے اور حضرت یعقوب چھوٹے تھے۔ بائبل کہتی ہے کہ پہلے بیٹے یعنی پہلوٹھے ہونے کا حق عیسو کو جاتا تھا لیکن حضرت یعقوب اس حق کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس مسئلہ پر کہ "پہلوٹھے کا حق" دراصل ہے کیا چیز، بہت سی قیاس آرائیاں کی گئی ہیں۔ ایک توجیہ تو یہ پیش کی گئی ہے کہ استثناء باب ۲۱ میں پہلے بیٹے کا وراثت میں دوگنا حق مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن پہلی بات تو یہ کہ یہ حق حضرت اسحٰق اور عیسو کے دنیا سے گزرنے کے بھی سینکڑوں سال بعد پیش ہوا تھا اس لئے اس کا اطلاق اس واقعہ پر نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری بات یہ کہ بائبل کے مطابق ہی عملاً حضرت اسحاق کو گھر چھوڑنا پڑا تھا اس لئے وراثت سے کچھ نہیں ملا تھا۔

دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ مصر سے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کو مقدس ٹھہرایا تھا (گنتی باب ۳ و باب ۸) لیکن یہ بھی اس لئے غلط ہے کہ یہ حکم بھی اس واقعے کے سینکڑوں سال بعد کا ہے۔ دوسرے بائبل کی رو سے بھی روحانی ورثہ پانے کے لئے بڑا بیٹا ہونا ضروری نہیں کیونکہ حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں سے حضرت یوسفؑ نبی بنے تھے جو کہ اکثر بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ بہرحال پہلوٹھے کا یہ فرضی حق جو کچھ بھی تھا بائبل دعویٰ کرتی ہے کہ حضرت یعقوبؑ اسے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ بائبل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن جب عیسو جنگل سے شکار کر کے آئے تو بھوک اتنی شدید تھی کہ جان جاتی لگ رہی تھی۔ عیسو نے اپنے بھائی حضرت یعقوبؑ سے کہا کہ تمہارے پاس جو دال ہے وہ مجھے کھانے کے لئے دو۔ بائبل الزام لگاتی ہے کہ حضرت یعقوب نے کہا کہ مَیں تمہیں کھانا تب دوں گا جب تم مجھے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچو گے۔ چنانچہ عیسو نے یہ کہہ کر کہ جب میں مرا جاتا ہوں تو پہلوٹھے کا حق میرے کس کام کا ہے؟ یہ حق حضرت یعقوب کے ہاتھ فروخت کر کے دال حاصل کر لی۔

یہ قصہ گھڑ کر بائبل کی زینت بناتے ہوئے ان یہود کے ذہن نارسا میں یہ بات نہ آئی کہ اس طرح وہ اپنے ہی جدِ امجد کی توہین کر رہے ہیں۔ اتنی سخت دلی تو کوئی اپنے دشمن سے بھی نہیں برتتا کہ اس کی بھوک سے جان جا رہی ہو اور اسے معمولی دال دینے سے انکار کر دے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء تو اپنے دشمنوں سے بھی ہمدردی اور خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کے عالی ظرف تک تو عام انسانوں کا ذہن پہنچ بھی نہیں سکتا۔ قرآن کریم اس قسم کی باتوں سے پاک ہے۔ سورۃ صٓ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یعقوب 'اخیار' میں سے تھے یعنی وہ مجسم خیر وجود تھے جن سے صرف خیر ہی خیر پہنچ سکتی ہے۔

بائبل اسی پر بس نہیں کرتی بلکہ ایک اور واقعہ بیان کرتی ہے۔ پیدائش باب ۲۷ میں لکھا ہے کہ جب حضرت اسحاقؑ بوڑھے ہو گئے اور نظر کمزور ہو گئی تو وہ دعا دے کر عیسو کو برکت دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عیسو سے فرمایا کہ میرے لئے شکار مار کر لاؤ تا کہ مَیں تمہیں برکت دوں۔ عیسو شکار کرنے کے لئے جنگل کو چلے گئے لیکن حضرت یعقوب کی والدہ چاہتی تھیں کہ یہ برکت حضرت یعقوبؑ حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بکری پکا کر حضرت یعقوب کو دی تا کہ وہ یہ تحفہ اپنے والد کی خدمت میں پیش کریں لیکن ظاہر یہی کریں کہ وہ دراصل عیسو ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ درپیش تھا کہ عیسو کی گردن پر بال تھے اور حضرت یعقوبؑ کی گردن پر بال نہ تھے۔ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ بکری کی کھال ان کی گردن پر لپیٹ دی گئی۔ بائبل کہتی ہے کہ حضرت یعقوب یہ تحفہ اپنے والد کی خدمت میں لے کر گئے اور یہ ظاہر کیا کہ دراصل وہ عیسو ہیں اور اس طریق پر انہوں نے برکت اور بلند مقامات حاصل کئے۔ جب عیسو واپس آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ برکت تو ان کا چھوٹا بھائی لے گیا ہے لیکن اب اس صورت حال میں ردّوبدل کے لئے کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

حیرت ہے ان یہودیوں اور عیسائیوں کی عقلوں پر جو اس واقعہ کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اگر اس قسم کے قصوں کو مان لیا جائے تو مذہب کی بنیاد پر ہی زلزلہ آ جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دعا تو اللہ تعالیٰ نے قبول کرنی ہے۔ جب دعا دھوکہ دے کر حاصل کی جا رہی تھی تو وہ قبول ہی کیسے ہو سکتی تھی۔ یہ نظریہ ہی مضحکہ خیز ہے کہ دھوکہ دے کر روحانی مدارج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے تو مذہب اور روحانیت کا بچتا ہی کیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ جیسی برگزیدہ ہستی سے ایسی بات ظہور پذیر ہو ہی نہیں سکتی۔ اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹوں کی آوازیں تک نہ پہچانتے ہوں۔ اور کسی شخص کی آنکھیں بند بھی کر لی جائیں تو وہ لمس سے ہی انسان اور بکری کی جلد میں فرق بتا سکتا ہے۔ اس واقعہ کو تو عقل ہی ردّ کر دیتی ہے۔

قرآن مجید اس الزام کی تردید کرتا ہے۔ یہ تردید مکمل ہونے کے باوجود اتنے مختصر الفاظ میں ہے کہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔ قرآن شریف بیان کرتا ہے کہ جب حضرت سارہ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ کی کوئی اولاد نہ تھی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو پہلے حضرت اسحاقؑ اور پھر حضرت یعقوبؑ کی پیدائش کی خوشخبری دی گئی تھی (ھود:۷۲)۔ قرآن مجید کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کو اپنے پوتوں میں سے نام کے ساتھ صرف حضرت یعقوبؑ کے وجود کی خوشخبری دی گئی تھی یعنی اس وقت بھی جب حضرت اسحاقؑ بھی پیدا نہیں ہوئے تھے، حضرت ابراہیم کو بتا دیا گیا تھا کہ نہ صرف اسحاق جیسا بیٹا پیدا ہوگا بلکہ بعد میں حضرت یعقوب جیسا مرتبہ پانے والا وجود بھی ان کی اولاد میں سے ہوگا۔ جب یہ امر پہلے سے ہی فیصلہ شدہ تھا اور حضرت ابراہیم کے علم میں بھی تھا تو پھر اس واقعے کی تردید خود بخود ہو جاتی ہے کہ دھوکہ دے کر برکت حاصل کی گئی تھی۔

سورۃ ھود کی اس آیت پر وھیری صاحب نے انوکھا اعتراض کیا ہے۔ اعتراض تو جیسا ہے سو ہے لیکن ان کی ذہانت بھی قابل دید ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اس موعودہ بچے کا ذکر (حضرت) اسحاق اور (حضرت) یعقوب کے ساتھ اس طرح کیا گیا تھا کہ اس سے تاثر ملتا ہے کہ محمد (ﷺ) کے مطابق (حضرت) یعقوب آپس میں بھائی تھے جو سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے"۔

(Commentary on the Quran by Wherry .Vol 2 page 359-360)

اندھے کو اندھیرے میں بہت دُور کی

سوجھی۔ سارا قرآن مجید پڑھ جائیں تو یہ ذکر کہیں نہیں ملتا کہ حضرت یعقوب، حضرت اسحاق کے بیٹے نہیں بلکہ بھائی تھے۔ نہ معلوم وہیری صاحب کہاں بہک گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہود کی اتباع میں عیسائی بھی انبیاء کے متعلق وہ خیالات رکھتے ہیں جو ان کی شان کے منافی ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"یہ عیب چینی کی راہ بہت ہی خطرناک راہ ہے۔ عیسائیوں نے اس راہ پر قدم مارا، نقصان اٹھایا۔ ایک نبی کی معصومیت کے ثبوت کے لئے سب کو گنہگار قرار دیا"۔ (خطبات نور صفحہ ۳۷۱)

وہیری صاحب کو بائبل کے بیان کا نقص تو نظر نہیں آیا، الٹا قرآن مجید کی تردید پر اعتراض جڑ دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر

ہر شخص خواہ وہ اعلیٰ پائے کا نیک ہو یا معمولی انسان ہو اپنی اولاد کے متعلق نیک خواہشات ہی رکھتا ہے۔ ان کا بہتر مستقبل چاہتا ہے اور ان کی کامیابیوں پر خوشی محسوس کرتا ہے۔ اپنی ہی اولاد سے رقابت محسوس کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جاتا۔ لیکن بائبل کے مطابق جب بچپن ہی میں حضرت یوسفؑ کو خواب آئی کہ سورج، چاند اور گیارہ ستاروں نے انہیں سجدہ کیا ہے تو حضرت یعقوبؑ نے خواب سن کر یہ ردِ عمل دکھایا:

"تب اس کے باپ نے اسے ڈانٹا کہ یہ خواب کیا ہے جو تو نے دیکھا ہے؟ کیا میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جھک کر تجھے سجدہ کریں گے؟ (پیدائش باب ۳۷)۔

بائبل کے مطابق تو حضرت یعقوبؑ نے تعبیر تک نہیں بیان فرمائی بلکہ ناراض ہوئے کہ ایسا خواب کیوں دیکھا ہے۔ اب کوئی خواب دیکھنا یا نہ دیکھنا تو آدمی کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جیسا چاہے خواب میں دیکھ لے۔ قرآن مجید حضرت یعقوب کا صحیح جواب بیان کرتا ہے۔ چنانچہ سورۃ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یعقوب نے خواب سن کر خود تعبیر بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسفؑ کو خود ان کی طرح اور حضرت اسحاقؑ کی طرح اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور اپنی فراست سے یہ بھانپتے ہوئے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی ان کو حسد کی وجہ سے نقصان پہنچا سکتے ہیں یہ تاکید فرمائی کہ اس خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ بیان کریں (سورۃ یوسف آیت ۵ تا ۷)۔ قرآن شریف کے مطابق حضرت یعقوب کا اپنے بیٹے سے کلام شفقت کا تھا، ناراضگی کا نہیں تھا۔

سورۃ یوسف میں ذکر ہے کہ جب حضرت یوسف برسوں کی جدائی کے بعد اپنے والد حضرت یعقوبؑ سے ملے اور ان کے بھائیوں کے پاس سوائے معافی مانگنے کے کوئی چارہ نہ رہا حضرت یوسفؑ نے احسان کرتے ہوئے انہیں معاف فرما دیا تو حضرت یوسفؑ نے اپنے والد اور اپنی والدہ کو احترام سے ایک بلند مقام پر بٹھایا اور یہ سارا گھرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ سجدہ میں گر گیا۔ تب حضرت یوسفؑ نے اپنے والد سے عرض کی کہ دراصل یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔

(سورۃ یوسف: ۱۰۱)

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے والدین کی تعظیم کی، اپنے قصوروار بھائیوں کو باوجود صاحب اقتدار ہونے کے معاف فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے سارے گھرانے نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اگر کوئی صاحب عقل اس واقعہ کو سو مرتبہ بھی پڑھ جائے تو کوئی قابل اعتراض بات نظر نہیں آسکتی۔ اگر کچھ نظر آئے گا تو معرفت کے نکات ہی نظر آئیں گے لیکن آفرین ہے وہیری صاحب پر کہ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ یہاں بھی جھٹ اعتراض کر ڈالا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"حضرت یوسفؑ نے یہ فرمایا تھا کہ بائبل میں یہ ذکر نہیں پایا جاتا۔ (حضرت) یوسفؑ کے متعلق جو غرور اور خود پسندی کا تاثر دیا گیا ہے وہ اسلامی اخلاق کے عین مطابق ہے مگر بائبل کے بیان کے خلاف ہے"۔ (Commentary on the Quran by Wherry. vol 1 page 393)

وہیری صاحب کی ذہنی حالت قابل دید ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر کرنا خود کوئی بری بات ہے؟ یا ماں باپ کی تعظیم کرنا کوئی بری بات ہے؟ کیا باوجود نائب السلطنت ہونے کے بھائیوں کا قصور معاف کرنا گناہ ہے؟ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہیری صاحب کو ان میں سے کونسی بات بری لگی ہے۔

کہتے ہیں کہ جب آسکر وائلڈ (Oscar Wilde) امریکہ کے سفر کا آغاز کرنے لگے تو انہوں نے اپنا یہ مشہور فقرہ کہا: "I have got nothing to declare but my genius" یعنی میرے پاس اپنی ذہانت کے سوا ظاہر کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ مگر وہیری صاحب کی تحریر پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ "I have got nothing to declare but my prejuidice" یعنی میرے پاس اپنے تعصب کے علاوہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ نہیں۔

مصر میں کچھ عرصہ قیام کے بعد جب حضرت یعقوبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی۔ یہ وصیت بائبل اور قرآن مجید دونوں میں بیان کی گئی ہے مگر زمین آسمان کے فرق کے ساتھ۔ آخری وقت میں ہر انسان کے جذبات نرم ہوتے ہیں اور وہ بالخصوص اپنی اولاد کے متعلق نیک خیالات کا اظہار کرتا ہے اور انبیاء کی اولین فکر یہ ہوتی ہے کہ ان کے بعد ان کے متبعین اللہ تعالیٰ کے راستہ پر قائم رہیں۔ لیکن بائبل تو بالکل برعکس مضمون بیان کر رہی ہے۔ پیدائش باب ۴۹ کے مطابق حضرت یعقوبؑ نے آخری وصیت میں بھی اپنی اولاد کو بد دعائیں دیں اور برا بھلا کہا۔ بڑے بیٹے روبن کو فضیلت نہ ملنے کی خبر دی، شمعون اور لاوی پر لعنت کی، دان کو سانپ کا نام دیا اور بن یامین کے متعلق کہا کہ وہ پھاڑنے والا بھیڑیا ہے اور لوٹ کا مال کھائے گا۔ انسانی کانشنس ہی بائبل کے اس بیان کو رد کر دیتا ہے۔ اگر ان میں سے کچھ قصوروار بھی تھے تو یہ وقت ان کو نصیحت کرنے کا تھا اور ان کی اصلاح کے لئے دعا کرنے کا تھا۔

قرآن مجید اس وصیت کو بالکل مختلف طریقے پر بیان کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ آخری وقت حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد سے دریافت فرمایا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ ان کے بیٹوں نے جواب دیا کہ ہم اس ایک خدا کی عبادت کریں گے جو آپ کا، ابراہیم کا، اسماعیل کا اور اسحاق کا معبود ہے اور ہم اپنے خدا کے فرمانبردار رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک عاشق کی وصیت تھی جو اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی یہ تسلی چاہتا ہے کہ اس کی اولاد صرف خدائے واحد کی طرف نظر رکھے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

اعترافِ حق

(مرسلہ: عطاء المجیب راشد)

ہمارے اس دَور میں اعتراف حق کی مثالیں بہت خال خال ہی نظر آتی ہیں۔ شرافت کلیۃً مفقود تو نہیں لیکن اکثر صورتوں میں بے زبان ہے۔ حق بات جرأت سے برملا بیان کرنے والے آج بھی ہیں تو سہی لیکن بہت کم اور جو بات وہ پرائیویٹ مجالس میں تو بیان کر دیتے ہیں اسے برسرِ عام ذکر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ اس پس منظر میں پاکستان کے ایک سیاسی دانشور۔ احمد سعید کرمانی کا ایک حالیہ بیان بساغنیمت ہے اور اعتراف حق کی ایک عمدہ اور قابل تقلید مثال ہے۔

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

ایک وقت میں وہ ملکی سیاست میں بہت سرگرم اور متحرک تھے۔ اپنے دور میں صوبہ مغربی پاکستان کے ممبر اسمبلی، وزیر خزانہ واطلاعات رہے۔ بعد ازاں مصر اور یمن میں پاکستان کے سفیر بھی رہے۔ ایک لمبا عرصہ مختلف حکومتوں کے اتار چڑھاؤ دیکھنے اور مختلف سرکردہ شخصیات کو قریب سے دیکھنے کے بعد اب گوشہ گمنامی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ روزنامہ جنگ نے انہیں بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

صوبہ مغربی پاکستان کے سابق وزیر خزانہ واطلاعات، مصر و یمن میں سابق سفیر پاکستان احمد سعید کرمانی کا بیان

جنگ: سر ظفر اللہ خان کی کیا خدمات ہیں؟ آپ ان کے کافی قدردان محسوس ہوتے ہیں؟

احمد سعید کرمانی: سر ظفر اللہ نے اقوام متحدہ میں تھرڈ ورلڈ کے کاز کو پیش کیا۔ انہوں نے پاکستان اور مسئلہ کشمیر کے کیس کو پیش کیا۔ باؤنڈری کمیشن کا جو اجلاس ہوا اس میں مَیں بھی ان وکلاء میں شامل تھا۔ جس قابلیت کا انہوں نے مظاہرہ کیا (.....الامان !اوہو!اوہو) سیتل واز جو کہ کانگرس کا وکیل تھا اس نے آخر میں یہ کہا کہ اگر دلائل کے ذریعہ مقدمہ جیتنا ہے تو ظفر اللہ جیت گیا ہے۔ اس کے ساتھ Sir Tayson بیٹھے ہوئے تھے وہ ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج تھے۔ انہوں نے ظفر اللہ کی وکالت کی تعریف کی اور کہا کہ اس شخص نے مار دیا ہے (واہ واہ)۔ ظفر اللہ خان جب اینٹی قادیانی تحریک کے نتیجہ میں کابینہ چھوڑ گئے تو نہرو نے کہا کہ اگر وہ آمادہ ہو تو ہمارے ساتھ آکر وزارت قبول کرلے تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

ظفر اللہ خان سے جب یہ کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اور یہ ایک بنیادی بات ہے جس کو لوگ بھول جاتے ہیں کہ قادیانیوں نے (یاد رکھئے! مَیں قادیانی نہیں ہوں) بطور ایک فرقہ اور جماعت کے پاکستان کو سپورٹ کیا تھا۔ ان کی طرف سے بھی شیخ بشیر احمد مرحوم نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے ایک یادداشت پیش کی تھی جو کہ قادیانی جماعت لاہور کا امیر تھا اور بعد میں ہائیکورٹ کا جج بنا۔ اس نے کہا کہ ہم پاکستان چاہتے ہیں لیکن جو باتیں چل رہی ہیں ہیں وہ چل رہی ہیں کیا کیا جائے۔ تاریخ کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوششیں سالہا سال سے جاری ہیں اب کیا کیا جائے"۔

(جنگ لندن سنڈے میگزین۔ ۲۲؍جولائی ۲۰۰۱ء صفحہ ۵)

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا"۔

(الفضل ۳؍فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۴)

خطبہ جمعہ

مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف اللہ تعالیٰ پر ہی آتا ہے۔

مالک کے لئے ضروری نہیں کہ ہر بدی کی سزا دے۔

دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں۔ آخری اور دائمی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپ کو مشرق و مغرب پر ایک فوقیت عطا کی جائے گی۔

یہ پیشگوئی اس دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۷ اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۷ ر تبوک ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

اللہ تعالیٰ کی مالکیت کی صفت کے بیانات جاری ہیں اور مختلف سورتوں سے مختلف آیات اختیار کر لی گئی ہیں جن میں صفت مالکیت کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر ملتا ہے۔ اس مضمون میں مَیں نے بہت سے حوالے اکٹھے کئے تھے مگر ان کو چھوڑ کر اب مَیں نے اس خطبہ کو نسبتاً مختصر کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کو بہت غور سے پڑھنا پڑا اور بعض دفعہ بار بار پڑھنا پڑا تب جا کے اس کی گہری حکمت کی سمجھ آئی۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ اب سب کے سامنے وہ اگر بیان کروں گا تو یا تو وہ بہت زیادہ کھولنا پڑے گا اور اس کے نتیجہ میں پھر خطبہ بہت لمبا ہو جائے گا یا پھر لوگوں کو جس بات کی سمجھ نہیں آئے گی اس کے کہنے کا کیا فائدہ۔ اس لئے ایسے مشکل اقتباسات مَیں نے سب الگ کر لئے ہیں اور اب یہ خطبہ نسبتاً مختصر ہو گیا ہے۔

پہلی آیت ہے ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴾ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(سورة آل عمران آیت ۱۹۰)

اس ضمن میں ایک مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے جس میں حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: تمام تعریفیں، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر بڑی کثرت سے احسان فرمائے اور مجھے بڑی کثرت سے عطا کیا۔ ہر حال میں محض اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا مستحق ہے۔ اے میرے اللہ! اے ہر چیز کے ربّ اور ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کے معبود۔ ہر چیز کا تُو ہی مالک ہے۔ مَیں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابة)

اب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ بھی ایک بہت ہی دردناک دعا ہے جس میں اپنی نجات کی بنا بھی صرف دعا ہی کو قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے مَیں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی نجات کے لئے اس قدر گریہ وزاری کرنا پڑتی تھی تو ہم عاجز بندوں کا کیا حال ہونا چاہئے۔ لازماً یہ دعا تو سب کو یاد نہیں رہے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عجز و بکاء ضرور آپ کے ذہن میں یاد رہے گی۔ پس اس مضمون کو اپنے لفظوں میں جس طرح چاہیں بیان کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جہاں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں وہاں اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے۔

اس ضمن میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے ۲۲ر اکتوبر ۱۹۰۳ء کا "اِنِّی مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ" کہ مَیں مشرق اور مغرب کا مالک ہوا۔ اس الہام میں ایک پیشگوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق اور مغرب پر ایک فوقیت عطا فرمائی جائے گی اور یہ پیشگوئی ان دنوں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے کہ مشرقی دنیا میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلبہ کے آثار بڑے نمایاں ہو چکے ہیں اور مغربی دنیا میں بھی وہ آثار ظاہر ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اس کثرت سے ظاہر نہیں ہوئے جیسے مشرقی دنیا میں ہیں لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ انشاء اللہ سب دنیا پر، مشرق ہو یا مغرب ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی بادشاہی ہوگی یا دوسرے لفظوں میں کہنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی بادشاہی ہوگی جو اپنے اس غلام، غلام احمد کے ذریعہ دنیا پر حکومت کرے گا۔

اب یہ سورۃ المائدہ کی نمبر ۱۸ آیت ہے ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ. قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَ مَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا. وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا. يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴾۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔ تُو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کر دے تو اس فیصلہ کے خلاف کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اُس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ یعنی زمین و آسمان کے درمیان پھیلی ہوئی ہے اور قریباً اتنے ہی حجم میں جتنی نظر آنے والی Matter، تو اس پر بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے اور اس پر بھی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اور اللہ ہر اس چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اعجاز المسیح" میں فرماتے ہیں:

"رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے"۔ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات میں سے مَیں نے نسبتاً سادہ اختیار کیا ہے اور جو باقی چھوڑے ہیں وہ اس سے بھی بہت زیادہ مشکل تھے اتنے کہ مجھے بھی بہت غور کے بعد پھر سمجھ آئے تو اس لئے مَیں نے ان کو الگ کر دیا۔ اب اس میں بھی غور طلب بات ہے "رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے"۔ پس جو مالک سے سوال کرتا ہے وہ ہر اس چیز کا سوال کرتا ہے جس کا وہ مالک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بار الہام بھی ہوا کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ پس یہ آخری ثمرہ ہے جو انسان کو مالکیت کے ذریعہ عطا ہوتا ہے۔ اس کی ساری

مرادیں اسی مالکیت کے ثمرہ میں آجاتی ہیں۔"پس ظاہر ہے کہ بارگاہِ ایزدی کے فیوض میں سے یہ انتہائی فیض ہے اور انسانی پیدائش کی علت غائی ہے اور اسی پر تمام نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں۔اور اس پر دائرہ معرفت اور دائرہ سلسلہ مکمل ہو جاتا ہے"(اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۷)۔یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پورا دائرہ جس کا آغاز اللہ تعالیٰ سے ہوا اس کی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن ہونے کے ساتھ دائرہ آخر اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۹ ہے ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُ اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ.قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ.بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ.يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ . وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا .وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾۔اب دیکھئے یہاں بھی زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔حالانکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زمین و آسمان جو نظر آنے والا تھا وہی تھا۔جو نظر نہ آنے والا تھا اس کا تو کوئی شمار تک نہیں تھا انسان کے ذہن میں۔بہر حال اس آیت کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں۔اب یہ بات صرف نصاریٰ ہی کی نہیں یہود بھی کہا کرتے تھے اور یہ بھی قرآن کریم کا انکشاف ہے۔وہ کہتا ہے یہود بھی کہتے تھے کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔تُو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم ان میں سے جن کو اُس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۲۱ ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ کہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس چیز پر بھی جو ان کے اندر ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔اب جسے وہ چاہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ زبردستی فرماتا ہے بلکہ چاہتا ہی وہ ہے جو مناسب حال ہو اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہوئی ہے۔پس يَشَآءُ کا مطلب ہے جس کو وہ پسند فرماتا ہے حالات کے مطابق اور اپنے فیصلے کو زبردستی ٹھونستا نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"تم خواہ کتنے بھی بڑھ جاؤ گے پھر بھی خدا سے نہیں بڑھ سکتے۔زمین و آسمان اسی کا ہے بلکہ مَافِيْهَا بھی اور پھر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہے تو اُس کا مگر متصرف کوئی اَور ہی ہے بلکہ ﴿وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔"(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶؍اگست ۱۹۰۹ء)

یہاں مراد یہ ہے کہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ چلیں ہے تو اللہ ہی کا مگر ہمیں اس میں تصرف دیا گیا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں متصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔یہ یونہی وہم ہے کہ تم متصرف ہو یہ عارضی ملکیت کی وجہ سے وہم پیدا ہوتا ہے۔

اب سورۃ النور کی نمبر ۴۲، ۴۳ آیت ہے۔﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ .وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ. وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب اس سورت میں پرندوں کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ان کو بھی پر پھیلائے ہوئے تم آسمان پر اڑتے ہوئے دیکھتے ہو ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنی حمد اور ثنا کے طریقے سکھا دئے ہیں اور وہ اپنے اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔اب یہ مضمون کہ وہ بالارادہ اور کانشنس ہونے کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں یا بلاارادہ اور از خود یہ کام کرتے ہیں۔تو دونوں باتیں ممکن ہیں اور بالارادہ میرے خیال میں تو یقینی ہے جب وہ آسمان پر تیرتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔اس وقت ان کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی حمد کے گیت داخل کر دیتا ہے اور ان کا چہچہانا بھی دراصل انہیں حمد کے گیتوں کا چہچہانا ہے۔

اب یہ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ پرندے جو چہچہاتے ہیں یہ از خود ہی واقعہ ہو گیا یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پرندوں کے چہچہانے کے ساتھ ان کے سننے کی صلاحیت کا بھی تعلق ہے۔پرندے جب چہچہاتے ہیں تو گلے کے اندر سے ایک صوتی آلہ ہے جس سے آواز نکلتی ہے اور وہ آواز سننے کے لئے اگر ساتھ ہی کان نہ پیدا کئے گئے ہوں تو بہت ہی پیچیدہ چیز ہے تو ناممکن تھا کہ پرندے اپنی آواز کو بھی سن سکتے یا اپنی آواز سننے کا کوئی ان کا مقصد ہوتا۔وہ چہچہاتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور ان کے چہچہانے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ان کو سننے کے کان بھی عطا کر دئے ہیں۔اب یہ عجیب مضمون ہے اس کا کوئی سائنس دان ارتقائی طور پر حل کر ہی نہیں سکتا۔گلے کے اندر ایک صوتی آلہ پیدا ہوا ہے اور معاً اس کے ساتھ ایک بہت ہی پیچیدہ نظام سننے کا بھی پیدا ہو گیا ہے اور جو کچھ وہ آواز نکالتے ہیں وہ خود اس کو بھی سنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مالکیت سے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔

"مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں"۔کہ مالک کے سامنے کھڑا ہوا تو مطلب یہ ہے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا۔"اور کامل طور پر اطلاق اِس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں، سب مالک کا ہے"۔(چشمہ معرفت۔ صفحہ ۱۵)

اب بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں ہماری جان آپ کی ہے، ہمارا جسم آپ کا ہے، ہم سب کچھ آپ ہی کے ہیں۔وہ عملاً یہ اقرار کر رہے ہیں کہ وہ مالک کل ہے جو ان پر قبضہ کرتا ہے لیکن یہ چیز تو جائز نہیں ہے۔اس لئے یہ شاعرانہ مبالغے ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں، حقیقت میں تو مالک صرف اللہ ہے اور کوئی محبوب کسی عاشق کا مالک نہیں ہو سکتا۔

اب سورۃ الشوریٰ کی دو آیات نمبر ۵۰ اور ۵۱ ہیں ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ. يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا. وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا. اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ اللہ ہی کی ملکیت ہے آسمان اور زمین دونوں میں۔وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا﴾ جس کو چاہتا ہے محض بیٹیاں عطا کرتا ہے ﴿وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ﴾ اور جس کو چاہتا ہے محض بیٹے عطا کر دیتا ہے۔﴿اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا﴾ یا ملا دیتا ہے ان میں نر اور مادہ یعنی بیٹے بھی ہوتے ہیں اور بیٹیاں بھی ﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾ اور جس کو چاہتا ہے وہ بانجھ کر دیتا ہے ﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ وہ بہت جاننے والا اور بہت قدرت والا ہے۔

اب اس ضمن میں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بڑی کثرت کے ساتھ عورتیں خطوط لکھتی ہیں ہمارے بچہ نہیں ہو رہا تو بعض دعائیں دیتے ہیں ان کو، بہت دفعہ لمبی گریہ وزاری کے بعد بچہ ہو بھی جاتا ہے مگر جن کے نہ ہونا ہو جو مرضی زور لگا لو، جتنی دفعہ مرضی ٹیسٹ ٹیوب کروا لو، کبھی نہیں ہوتا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان قادر نہیں ہے۔اس لئے ایسے علیم و قدیر خدا کے سامنے ان خواتین کو سر جھکا دینا چاہئے۔وہ جانتا ہے کہ اِن کے حالات میں ان کا بچہ ہونا مناسب نہیں ہے اور ان کے لئے شر کا موجب ہو سکتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ہر حال میں اور دعا کریں، کوشش تدبیر بھی کریں اور تقدیر کے بھی منتظر رہیں مگر آخری سر تقدیر کے سامنے جھکانا ہے۔تدبیر تقدیر کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔

اب سورۃ الجاثیہ کی آیت ہے ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جس دن قیامت ہو گی اس دن جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔اب جھوٹ بولنے والے تو دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں مگر جس دن قیامت ہو گی جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ اکثر جھوٹ بولنے والے اس دنیا میں جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ نقصان اٹھا رہے ہیں لیکن قیامت کے دن ان کو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے جھوٹ نے ہمیں کبھی فائدہ نہیں دیا اور ہمارا عذاب محض اپنے جھوٹ ہی کی وجہ سے ہے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تو یوم القیامہ کو مُبْطِلُوْنَ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ”صرف یہ مراد نہیں ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہو گی۔ بلکہ قرآن شریف میں بار بار اور صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازاتِ کبریٰ کا وقت ہے“۔ مجازات سے مراد یہاں جزا دینا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کو جو اعمال کی جزا دے گا وہ بڑی جزا ہو گی۔ ”مگر ایک قسم کی مجازات اِسی دنیا میں شروع ہے جس کی طرف آیت ﴿یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا﴾ اشارہ کرتی ہے“۔

(کشتی نوح۔ صفحہ ۳۹)

یعنی ایک مجازات ہے اس دنیا میں بھی جس کے متعلق یہ آیت اشارہ کر رہی ہے ﴿یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا﴾۔ اب یہ دیکھیں کتنا باریک مضمون ہے۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس دنیا میں جو جزا دی گئی وہ فرقان کے طور پر ثابت ہوئی۔ آپ کو ایک واضح فرقان غیروں پر عطا کیا گیا۔ پس یہ خیال کہ محض ایک دعویٰ ہے جزا دینے کا، بالکل غلط ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں جزا دیتا ہے ان کے اندر ایک فرقان رکھ دیتا ہے، ان کے اندر ایک غیر معمولی نیکی اور نورانیت رکھ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ غیروں پر قلبی حکومت کرتے ہیں، روحانی حکومت کرتے ہیں۔ پس فرقان کا مجاز دنیا سے ایک گہرا تعلق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی ضمن میں یہ بات بیان فرمارہے ہیں۔

اب سورۃ الفتح کی پندرھویں آیت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ. وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب وہی جسے چاہتا ہے کا مضمون یہاں جاری ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ اپنی مالکیت کی وجہ سے ان لوگوں پر جبر کرتا ہے بلکہ ان کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ان کو عذاب دیا جائے ان کو عذاب دیتا ہے، جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں بخش دیا جائے ان کو بخش دیتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی ایسے مواقع بہت سے انسانی زندگی میں پیدا ہوتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان نے ایک گناہ کیا، پھر گناہ کیا، پھر گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ بار بار بخشتا چلا جاتا ہے اور بخشتا چلا جاتا ہے۔ پس یہاں بار بار رحم کرنے کا ذکر فرما کر انسان کو مایوسی سے بچالیا۔

اس ضمن میں ایک مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین میں حدیث ہے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ”مَیں کامل موحّد ہو کر اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرتا ہوں“۔ یہ وہ دعا ہے، وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ”مَیں کامل موحّد ہو کر اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے“۔ اب ہم تو روزانہ اپنی نیت کرتے وقت مختصر نیت باندھتے ہیں مگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نیت کے وقت یہ سارے مضمون ذہن میں دوہرایا کرتے تھے اور چونکہ ہم چند قدم ہی آپؐ کی پیروی کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے چلنے کی استطاعت نہیں ہے اس لئے اپنی کمزوریوں کے پیش نظر ہم مختصر دعا مانگتے ہیں۔ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت لمبی دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق یہ دعا سنیں۔ ”میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں کامل فرمانبردار ہوں۔ اے اللہ! تُو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو میرا ربّ اور مَیں تیرا بندہ ہوں۔ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مَیں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ میرے سب گناہ مجھے بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ (مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین)

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے“۔ یعنی ہر بدی کی اگر انسان کو سزا دی جائے تو کوئی انسان بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ پس یاد رکھو یہ اللہ تعالیٰ کے عفو اور درگزر کے خلاف ہے کہ وہ ہر بدی کی سزا دے۔ اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لیلۃ القدر دیکھو تو یہ دعا کرو ”اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ“ کہ اے اللہ تو مجسم عفو ہے، مجسم بخشش ہے اور بخشش سے محبت اور پیار کرتا ہے پس مجھ سے بھی بخشش کا سلوک فرما۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں: ”ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے“۔ مالک کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہر بدی کی سزا دے۔ وہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح نہیں ہے ”جیسا کہ اُس نے قرآن شریف کی پہلی سورت میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی مالک، مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اُس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے“۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۱۶)

اب سورۃ المومنون کی ۸۹ اور ۹۰ آیات ہیں ﴿قُلْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ. قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ﴾ تو پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ پر کسی کو پناہ نہیں دی جاتی۔ بتاؤ اگر تم جانتے ہو۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کی ہے بادشاہت زمین اور آسمان میں۔ پوچھ پھر تم کہاں بہکائے جارہے ہو۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر جو کامل بادشاہ ہے تم دوسرے بادشاہوں کی طرف نظر کرتے ہو یہ عارضی طور پر بادشاہ ہیں۔

سورۃ یٰسین نمبر ۸۳، ۸۴ ﴿اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ﴾ یقیناً اس کا صرف یہ حکم کافی ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلے تو وہ اسے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔ یہاں یہ ترجمہ مَیں نے ہمیشہ کے لئے اختیار کیا ہے ﴿کُنْ فَیَکُوْنُ﴾۔ کَانَ نہیں فرمایا بلکہ 'کُنْ فَیَکُوْن' کہ جب وہ اسے کُنْ کہتا ہے تو اچانک وجود میں مکمل طور پر نہیں آتی۔ اس کے لمبے ارتقائی دَور سے رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے اپنے آخری مقام تک پہنچتی ہے۔ پس ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ﴾۔ پس پاک ہے اللہ جس کو ملکوت میں ہر چیز ہے اور جو اس کی ملکوت میں ہے اس کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ لازماً کُنْ فَیَکُوْن ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ہم اس کی ملکوت میں ہیں اور اس نے ہماری تدریجی ترقی کے سامان پیدا فرمائے ہیں اور بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ اور تم بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات میں اس ضمن میں فرماتے ہیں:

”...... یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے، اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے“۔ 'یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے، اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے'۔ مراد یہ نہیں کہ اِس عالم میں اس کا حل نہیں ہو سکتا۔ اگر عالم امتحان ہے تو امتحان کے بعد ہی پھر اس کا حل نکلا کرتا ہے، امتحان کے دوران تو اس کا حل نہیں بتایا جاتا، پس اس عالم امتحان کا حل دوسرے عالم میں ہو گا جو جزا سزا کا دن ہے۔ ”اس دنیا میں جو تکالیف رکھی ہیں اس کا وعدہ ہے کہ آئندہ عالم میں خوشی دے گا۔ اگر اب بھی کوئی کہے کہ کیوں ایسا کیا اور ایسا نہ کیا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ وہ تحکم اور مالکیت بھی تو رکھتا ہے۔ اُس نے جیسا چاہا، کیا۔ کسی کو اس کے کام پر اعتراض کی گنجائش اور حق نہیں“۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

اب سورۃ الحج کی دو آیات ہیں ۵۷، ۵۸ ﴿اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ. فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ. وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کرسکتے ھیں

آج ھی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

مُّهِيْنٌ﴾ سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی، سلطنت تو اب بھی اللہ ہی کی ہے مگر لوگوں کو اس کا شعور نہیں ہے۔ وہ عالمی سلطنتوں کی طرف تو دوڑتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ان عالمی سلطانوں پر بھی تو اللہ ہی کی سلطنت چلتی ہے۔ فرمایا: سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی یعنی اس دن اس کا شعور ہو جائے گا سب کو کہ ہاں اللہ ہی بادشاہ کُل ہے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا تو یہی ہیں وہ جن کے لئے رُسوا کُن عذاب (مقدر) ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا"۔ اب اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی" یہ کیا مطلب ہے کہ اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہوگی۔ ہر چیز کی کنہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور جب بھی آپ وجوہات کی تلاش کریں آخری وجہ اللہ نکلتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو گمراہ کرتا ہے اور زبردستی کسی کو نیکی عطا کرتا ہے۔ وہ مالک ہے امر مجازات کا اور دراصل شقاوت ابدی کے نتیجہ میں بعض لوگ اپنی بدبختی سے گناہ پہ آمادہ ہوتے ہیں اور گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

"اس طرح پر کہ جو لوگ اُس کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اُس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کر لیا تھا اُن پر انوار رحمت اُس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوں گے"۔ یعنی وہ انوار رحمت جو اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر نازل ہوتے ہیں وہ اپنے اندر ایک ابہام کا رنگ رکھتے ہیں اور قیامت کے دن وہ سب ابہام دور ہو جائیں گے اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے انوار اپنے پیارے بندوں پر نازل فرمائے گا۔ "اور جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائیں گے"۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۲۵۵،۲۵۶ حاشیہ ۱۱)

اب سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۱۷ ہے یہ آخری آیت ہے جو میں آج آپ کے سامنے پیش کروں گا ﴿يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ جس دن وہ نکل کھڑے ہوں گے ان کا کچھ حال اللہ پر مخفی نہ ہوگا۔ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے جو اکیلا اور صاحب جبروت ہے۔ پس یہاں بھی آج کے دن بادشاہت سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں دھوکہ میں پڑے ہوئے لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں اور آخری اور حقیقی اور دائمی بادشاہت صرف اللہ ہی کی ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ یعنی اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسباب عادیہ کے اپنی تجلی آپ دکھائے گی"۔ یعنی اس دنیا میں تو ربوبیت کے عارضی سامان بنتے ہیں اور ان سے تجلی ہوتی ہے مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ براہ راست اپنی ربوبیت کی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ "اور یہی مشہود اور محسوس ہوگا کہ بجز قوت عظمیٰ اور قدرت کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۷۱،۳۷۲ حاشیہ نمبر ۱۱)

ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے جو بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ میں شائع ہوا ہے۔ ۱۱ر جون ۱۹۰۶ء کا یہ الہام ہے: "ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" کہ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے، اللہ ہی کی بادشاہت ہے جو واحد ہے اور قہار ہے۔ تو اس زلزلہ سے مراد جنگیں تھیں جس کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہیں ظاہری طور پر ایک کانگڑہ کا زلزلہ بھی آیا تھا جو بہت ہی خوفناک تھا اور اس میں بھی اللہ کی بادشاہت سو فیصد احمدیوں کے حق میں ظاہر ہوگئی اور بڑی شان سے ظاہر ہوئی اور سارے زلزلہ میں جس میں لاکھوں لوگ تباہ ہوگئے ایک بھی احمدی نہ مرا۔ اور یہ ناممکن تھا کہ ایک بھی احمدی نہ مرتا۔ ایک گاؤں میں ایک احمدی کے متعلق خطرہ ہوا کہ وہ مر چکا ہے وہ نکل نہیں رہا۔ جب ملبہ کو اٹھایا گیا تو وہ اپنی چارپائی کے نیچے بالکل محفوظ پڑا تھا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی تھی کہ واحد اور قہار کی قہاریت اور جلوہ اس دن ظاہر ہوگا یہ دنیا کے عام زلزلوں میں بھی ظاہر ہوا اور اس سے دنیا کے وہ زلازل جو طبعی قوانین کے مطابق چلتے ہیں اور زلازل جو خدائی قانون کے مطابق چلتے ہیں ان میں ایک فرق ہو گیا ہے۔ عام طور پر جو زلزلے آتے ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں، ہر نیک و بد کو برابر مارتے ہیں، کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ میں نیک تھا میں زلزلہ سے بچ گیا۔ لیکن جو زلازل پیشگوئیوں کے مطابق آتے ہیں ان میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیک آدمی سے زلزلے اس طرح سلوک کرتے ہیں جیسے انتہائی سلوک پہچان کے کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کانگڑہ کے زلزلہ کی مثال دی ہے سارے زلزلہ میں لکھوکھہا جانیں تلف ہوئیں، ایک احمدی کی جان بھی ضائع نہیں ہوئی اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا مطلب تھا۔

ایک اور مطلب ہے وہ جنگوں کے زلزلے۔ وہ دو تو آچکے ہیں اور تیسری جنگ کا زلزلہ ابھی آنے والا باقی ہے جو سب زلزلوں سے زیادہ خوفناک ہوگا۔ پس دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر آپ اس وقت تک زندہ ہوں تو آپ کو اس زلزلہ کے عذاب سے بچائے اور اس کا ایک ہی گر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمادیا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے ☆ جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

جس خدا کی عجیب شانیں ہیں جو اس سے پیار رکھتے ہیں ان کو آگ کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اگر وہ دن دیکھنا نصیب ہو تو اپنے پیار کی وجہ سے اس آگ کے عذاب سے بچائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد احباب چونکہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہونے لگے تھے اس لئے حضور انور نے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا 'جب تک میں بات ختم نہ کرلوں بیٹھے رہا کریں'۔ نیز فرمایا:

یہ لندن مسجد میں جرمنی کے سفر سے پہلے کا آخری خطبہ ہے اور باقی تین خطبے غالباً جرمنی کے سفر میں آئیں گے۔ اور جرمنی کا یہ سفر بہت غیر معمولی بوجھ بھی لے کر آرہا ہے اور بہت غیر معمولی خوشخبریاں بھی لے کر آرہا ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا میں یاد رکھیں، سب کارکنوں کو جو بڑی دیر سے بے انتہا محنت کر رہے ہیں اور ابھی محنت کے بہت دن باقی ہیں ان کو بھی دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کا بہترین پھل عطا فرمائے اور اس کا کوئی نقصان ان کو نہ پہنچے اور سارے کام جو ان کے سپرد ہیں وہ اپنے فضل کے ساتھ سہولت کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ کم سے کم پچاس ہزار انسان وہاں تشریف لائے ہوں گے اور دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوں گے، بڑے بڑے بادشاہ بھی اور عام غریب الناس بھی، اللہ کے نزدیک تو سب برابر ہیں لیکن مجھے ان سے ملاقاتوں کا بہت بوجھ ہوگا اور ملاقاتیں میرے سب کاموں میں سے زیادہ بوجھ بنی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس میں لوگ اپنی کمزوریاں، بے چارگیاں بتاتے ہیں، اپنے اوپر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کرتے ہیں اور طرح طرح کے ایسے مصائب کا ذکر کرتے ہیں جس کی چکی میں وہ پیسے جا رہے ہیں۔ پس دعا کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان کے لئے سچی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور جب وہ آئیں تو فیض لے کر واپس لوٹیں اور دعاؤں کا فیض بعد میں بھی اُن کو پہنچتا رہے۔ اور خیریت سے پھر میں دوبارہ لنڈن واپس آؤں اور یہاں کی جو ذمہ داریاں ہیں دوبارہ ان کو سنبھال سکوں۔ اب آپ لوگ بے شک نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

عمرہ، حج، جلسہ سالانہ قادیان اور عید پر پاکستان جانے کے لئے ابھی سے اپنی نشست بک کروالیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

جماعت احمدیہ نائجیریا کے زیر انتظام

Apata سرکٹ میں فری میڈیکل کیمپ

(رپورٹ: محمود احمد، مبلغ سلسلہ نائجیریا)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ نائجیریا کو فری میڈیکل کیمپ لگانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ میڈیکل کیمپ Apata سرکٹ کی دو نئی جماعتوں Ibo-Ora اور Tapa میں منظم کئے گئے۔

میڈیکل کیمپوں کی افتتاحی تقریبات ۱۷؍جون بروز اتوار صبح دس بجے ایک بڑے سکول میں شروع ہوئیں۔ اس سے قبل مختلف ذرائع سے بار بار اطلاعات اور اعلانات کے ذریعہ علاقہ کے لوگوں کو کیمپ کے بارہ میں باخبر کیا گیا۔

چنانچہ افتتاحی تقریب میں شہر کے چیف اور معززین شہر تشریف لائے۔ اس پروگرام کے لئے گورنر آف اویو سٹیٹ (Oyo State) کو بھی مدعو کیا گیا جن کی نمائندگی منسٹری آف ہیلتھ کی ڈائریکٹر الحاجہ جلیلۃ فیملایو (Alhaja Jalalat Familayo) نے کی۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے الحاجہ نے کہاکہ جماعت احمدیہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو مسلسل کئی سالوں سے بنی نوع انسان کی انتھک خدمت کر رہی ہے۔ جماعت کی خدمات کو مزید سراہتے ہوئے انہوں نے کہاکہ درحقیقت احمدیت کے ذریعہ ہی ہمیں اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہوئی اور اسلام کی صحیح رنگ میں تصویر نمایاں ہوئی ہے۔

اہالیان شہر نے بڑی گرمجوشی سے میڈیکل ٹیم کا استقبال کیا۔ شہر کے چیف نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہاکہ جماعت احمدیہ نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی صحت کے لئے بھی مسلسل کوششیں کرتی رہتی ہے۔

شہر کے چیف نے پورے علاقہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید کہاکہ جماعت کی خدمات سے اہل علاقہ کو بہت فائدہ ہوا ہے اور ہم سب آپ لوگوں کے لئے دعائیں کررہے ہیں۔ نائجیریا میں کوئی مسلمان جماعت اس طرح لوگوں کی خدمات نہیں کر رہی جیسے کہ جماعت احمدیہ دن رات مصروف ہے۔ چیف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے پاس آئی، ہم میں ہے اور ہمیشہ ہم میں رہے گی۔

شہر کے باقی چیفس نے بھی جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مبلغ انچارج نائجیریا مولانا عبدالخالق نیر صاحب نے جوابی تقریر میں اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر روشنی ڈالی اور مختلف اختلافی مسائل کو عمدہ طریق سے واضح کیا۔ آخر پر آپ نے شہر کے چیف اور معززین شہر کا شکریہ ادا کیا اور میڈیکل کیمپ کا افتتاح اجتماعی دعا سے کروایا۔

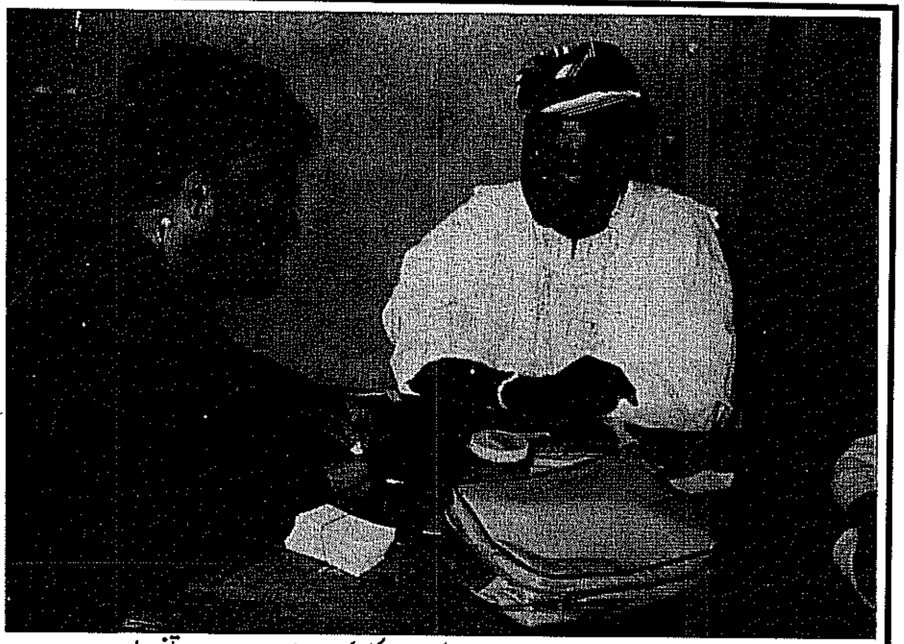

مکرم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب شہر کے چیف کو میڈیکل کیمپ کے بارے میں تفصیل بتارہے ہیں

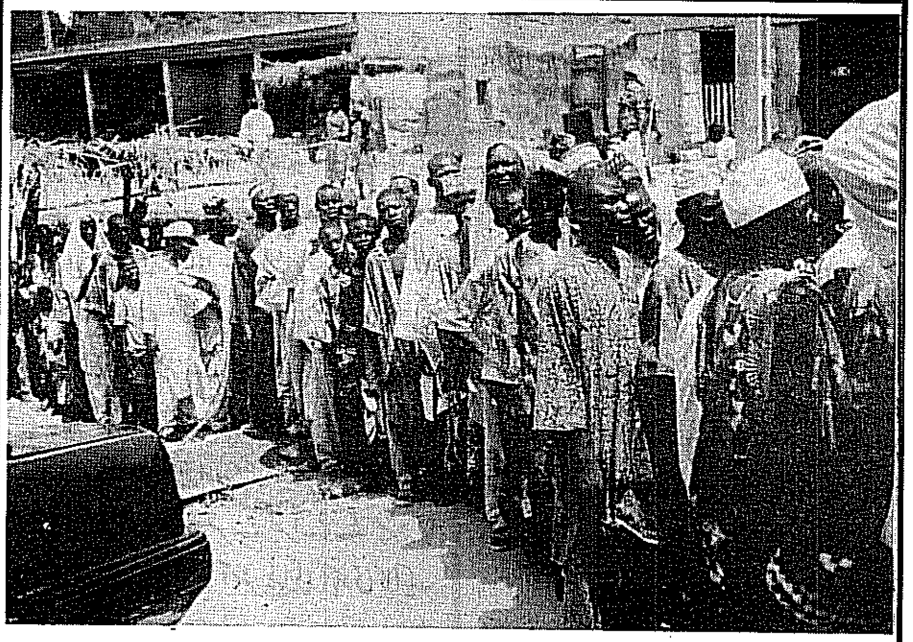

مذکورہ کیمپ میں مریضوں کی لمبی قطار اپنی باری کے انتظار میں

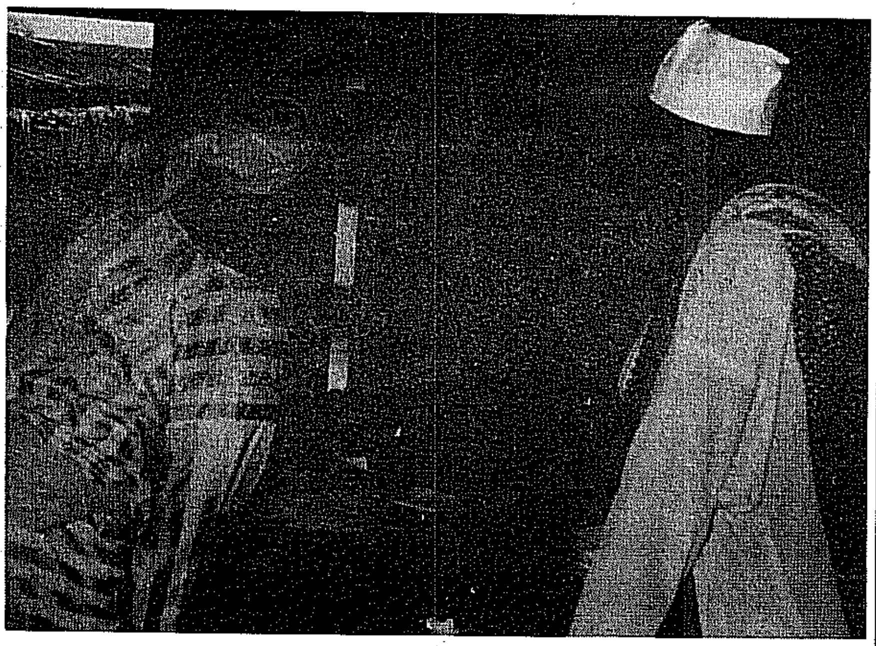

مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب تشخیص کے بعد ادویات کا نسخہ دیتے ہوئے

میڈیکل ٹیم

اس میڈیکل کیمپ میں سات ڈاکٹروں نے حصہ لیا جنہیں دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں ڈاکٹر ایل۔اے۔ اوموییلے صاحب (Dr.L.A. Omoyele)، مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب احمدیہ ہسپتال اپاپا، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب احمدیہ ہسپتال اجوکورو کے علاوہ علاقہ کے چار مسلمان ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔

میڈیکل کیمپس

Ibo-Ora اور Tapa دونوں جگہوں پر صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک مریضوں کا رش رہا۔ دونوں جگہوں پر فری ڈسپنسری کا انتظام تھا اور مریضوں کو مفت دوائیاں بھی دی گئیں۔

بعض غیر از جماعت دوستوں نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم سنتے تھے کہ صرف عیسائی ڈاکٹرز میڈیکل کیمپ کے ذریعہ سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، کسی مسلمان جماعت نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس نے ثابت کیا ہے کہ مسلمان جماعت بھی اس میدان میں عوام کی خدمت کر رہی ہے۔

الحمدللہ یہ پروگرام شام پانچ بجے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

میڈیکل کیمپ کی ڈسپنسری میں ادویات کی مفت تقسیم کا ایک منظر

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

''دنیا کے جنوب سے''

(قمرداؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا)

آسٹریلیا کے نئے گورنر جنرل کے لئے
اینگلی کن آرچ بشپ کا تقرر

۲۹/جون ۲۰۰۱ء کو ایک مذہبی شخصیت آرچ بشپ پیٹر جان ہالنگ ورتھ (Peter John Hollingworth) نے آئندہ پانچ سالوں کے لئے آسٹریلیا کے ۲۳ویں گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھا کر سابق گورنر جنرل سر ولیم ڈین (Sir Willium Deane) سے اپنے عہدہ کا چارج لیا ہے۔ آسٹریلیا کے اس آئینی سربراہ کی حلف برداری کی یہ تقریب دارالحکومت کینبرا میں واقع پارلیمنٹ ہاؤس کے سینیٹ چیمبر میں سینکڑوں افراد کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ ملک کی تاریخ میں یہ پہلے گورنر جنرل ہیں جو ایک مذہبی شخصیت ہیں اور ان کا تعلق اینگلیکن چرچ سے ہے۔ گورنر جنرل بننے سے پہلے یہ آرچ بشپ آف برسبین (Brisbane) تھے۔

آسٹریلیا کے موجودہ وزیراعظم جان ہاورڈ (John Howard) نے ۲۲/اپریل ۲۰۰۱ء کو ان کا نام گورنر جنرل کے لئے تجویز کیا تھا۔ آئین کی رُو سے وزیراعظم یہ انتخاب خود کرتا ہے اور اس انتخاب میں وہ کسی سے مشورہ کا پابند نہیں ہے۔

ملک کا نظام حکومت پارلیمانی جمہوری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آئینی بادشاہت بھی قائم ہے۔ یعنی سربراہ مملکت برطانیہ کی ملکہ ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ ملکہ برطانیہ آسٹریلیا کی بھی ملکہ ہے۔ اور گورنر جنرل ملکہ کا اس ملک میں نمائندہ ہونے کی بنا پر سربراہ مملکت کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ آسٹریلیا میں سب سے پہلے گورنر جنرل رائٹ آنریبل جان ایڈرین لوئی ہوپ (Rt.Hon.John Adrian Louis Hope) تھے جو یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے ۹/جنوری ۱۹۰۳ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔ گورنر جنرل کا انتخاب گو کہ وزیراعظم کرتا ہے لیکن اس کا تقرر ملکہ برطانیہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

آئین کے مطابق گورنر جنرل ملکی معاملات میں دخل نہیں دیتا بلکہ صرف تقریبات تک محدود ہے۔ آسٹریلیا کی تاریخ میں اب تک صرف ایک واقعہ ملتا ہے جبکہ یہاں کے گورنر جنرل سر جان کر (Sir John Kerr) نے نومبر ۱۹۷۵ء کو اس وقت کے وزیراعظم جناب گوو ویٹلم (Gough Whitlam) کو معطل کر دیا تھا کیونکہ پارلیمنٹ نے ان کے بنائے ہوئے بجٹ کو منظور نہیں کیا تھا۔ آئین کے مطابق پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قوانین کی آخری منظوری بھی گورنر جنرل ہی دیتا ہے۔ اس کے اختیارات میں یہ بات شامل ہے کہ گورنر جنرل پارلیمنٹ کو توڑ سکتا ہے یا پارلیمنٹ کے کسی اجلاس کو ختم کر سکتا ہے۔ اور نئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے وقت دونوں ایوانوں کو خطاب بھی کرتا ہے۔

گورنر جنرل سے متعلق ایک آئینی روایت یہ بھی ہے کہ وہ ملکہ برطانیہ سے تین مرتبہ ملاقات کرتا ہے۔ سب سے پہلے نام تجویز ہونے کے بعد اپنی تقرری سے قبل لندن جاکر ملکہ سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر اپنے عہدہ کی مدت (پانچ سال) کے نصف عرصہ میں لندن جاکر ملکہ سے دوسری ملاقات کرتا ہے اور پھر جب گورنر جنرل اپنے پانچ سال کا عرصہ پورا کر لیتا ہے تو اس کے بعد تیسری ملاقات کے لئے لندن جاتا ہے۔ چنانچہ اس روایت کے مطابق نئے گورنر جنرل ۲۱/مئی کو لندن کے لئے روانہ ہوئے اور ۲۳/مئی بروز بدھ قصر بکنگھم میں ملکہ سے اپنی پہلی ملاقات کی اور ملکہ کے ساتھ مل کر دوپہر کا کھانا کھایا۔

۶۶ سالہ نئے گورنر جنرل کا تعلق آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ کے دارالحکومت برسبین سے ہے۔ موصوف ۱۰/اپریل ۱۹۳۵ء کو آسٹریلیا کی ریاست ایڈیلیڈ میں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میلبورن آگئے اور میلبورن یونیورسٹی سے مذہب کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۰ء میں انہوں نے اپنی مذہبی زندگی کا آغاز کیا اور سب سے پہلے شمالی میلبورن کے سینٹ میری چرچ میں پادری مقرر ہوئے۔ بعدازاں ۱۹۸۵ء میں انہیں ''فادر آف دی ایئر'' قرار دیا گیا اور ۱۹۹۲ء میں اُس سال کے ''آسٹریلین فادر آف دی ایئر'' کا ایوارڈ حاصل کیا۔ موصوف چار کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

نئے گورنر جنرل چونکہ ایک مذہبی شخصیت ہیں اس لئے ان کے تقرر پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ آسٹریلیا کے نظام حکومت میں یہ بات طے شدہ ہے کہ ریاست مذہب سے علیحدہ ہوگی۔ پھر ایک مذہبی شخصیت کا اس اہم عہدے پر آنا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا ان کے تقرر سے دوسرے عیسائی فرقوں والے، دیگر مذاہب والے یا لامذہب لوگ متاثر تو نہ ہونگے۔ آسٹریلیا میں کیتھولک عیسائیوں کے بعد اینگلیکن فرقے کے لوگ سب سے زیادہ ہیں جو ان کے تقرر پر بہت خوش ہیں۔

(ماخوذ از: روزنامہ "The Age" ۲۳/اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ اول و ۳۰/جون ۲۰۰۱ء صفحہ ۲)

☆......☆......☆......☆

ہر سات میں سے ایک آسٹریلین
جسے دو وقت کی روٹی میسر نہیں

آسٹریلیا کی آبادی کا ۱۳ء۳ فیصد یا ۲ء۴ ملین افراد یا دوسرے لفظوں میں ہر سات میں سے ایک آسٹریلین ایسا ہے جسے دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ ایسے افراد کی گزر اوقات حکومت یا رفاہی اداروں کی طرف سے ملنے والی امداد پر ہے۔

آسٹریلین انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ویلفیئر اور بعض دیگر رفاہی اداروں کی طرف سے جاری ہونے والی اس رپورٹ کے مطابق ۳ لاکھ ۹۰ ہزار بے روزگار افراد اور ۹۰ ہزار طلباء حکومت کی طرف سے ملنے والے الاؤنسز پر گزراہ کرتے ہیں اور ان کا معیار زندگی کم سے کم آمدنی کے معیار سے بھی ۲۰ فیصد نیچے ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر چار میں سے ایک گھرانہ ایسا بھی ہے جس کے افراد سکول یا کام پر جاتے ہوئے اپنا دوپہر کا کھانا بھی ساتھ نہیں لے جاسکتے۔ کیونکہ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ایک رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۸ لاکھ ۶۰ ہزار بچے ایسے ہیں جو ان گھرانوں میں پرورش پا رہے ہیں جن کے ماں باپ بے روزگار ہیں۔ اور بہت سے گھرانے ایسے ہیں جو اپنے بچوں کو اپنے عزیزوں یا دوسرے گھرانوں میں پرورش کے لئے سپرد کر دیتے ہیں کیونکہ وہ ان کی صحیح نگہداشت نہیں کر سکتے۔ ۱۷ ہزار بچے ایسے ہیں جن کے والدین نے انہیں کسی دوسرے گھرانے کے سپرد کیا ہوا ہے۔ اس کے برعکس آسٹریلیا کی آبادی کا ایک فیصد طبقہ وہ بھی ہے جو ۱۸ فیصد دولت کا مالک ہے۔ اس طرح اس ملک میں ۴۷ ہزار افراد ایسے ہیں جو امارت میں بہت آگے ہیں اور ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آسٹریلیا ان کے لئے دودھ اور شہد کی سرزمین ہے۔

بہت سے رفاہی اداروں کا خیال ہے کہ آسٹریلیا جلد ہی دو طبقوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ ایک امراء کا طبقہ اور ایک اس کے برعکس۔ اور اگر حکومت نے کوئی معاشی بہتری کے اقدامات نہ کئے تو امیر اور غریب کے درمیان خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی۔

(ماخوذ: روزنامہ "The Age" ۱۵/مئی ۲۰۰۱ء صفحہ ۴، یکم اپریل ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۲۔ روزنامہ ہیرلڈ سن ۱۰/مئی ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۴)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵/ستمبر بروز بدھ مسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر تشہد، تعوذ اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد مکرم نواب منصور احمد خان صاحب (وکیل التبشیر ربوہ) کی صاحبزادی عزیزہ امۃ النور بشریٰ خان صاحبہ کے نکاح ہمراہ عزیزم ذکی احمد ابن مکرم پیر محمد طیب صاحب ساکن امریکہ کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح دس ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر طے پایا ہے۔

اعلان نکاح کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Partner Of Central Pacific University USA / Prometric Testcenter

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: profi.it.trani.center@t-online.de Website: www.profiittraining.de

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER GERMANY

we are offering courses for example,FCS,BCS, MCS.PhD,MCSE,MCDBA, MCSE+A+,MCP+Seit bulding=Webmaster,CCNA,CCNP,Oracle 8i,Oracle Developer, Microsoft Access, Microsoft Visual Basic 6.0, HTML, DHTML,XML, Java Programming, Java Script,C&C++

Charges for accommodation and food per day 8- only

فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں رہنے والے احباب کے لئے خصوصی سہولت۔ آپ ہمارے بیت السبوح کے ساتھ ملحقہ دفتر سے تفصیلی معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں

Ask Consultants

Bertaung. Finanzdienstleistungen & Immobiliengesellschaft

حکومت جرمنی ذاتی مکان خریدنے والوں کی ۰۰۰،۱۰۰ مارک اور زائد رقم سے مدد کرتی ہے۔ آپ بھی یہ مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ذاتی مکان خریدنے، بنانے نیز قرضہ کی سہولت اور حکومت سے حاصل ہونے والی مدد کے سلسلہ میں تفصیلی معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Khawaja Mohammad Aslam & Ahsan Sultan Mahmood Kahloon

Berner Strasse 60 - 60437 Frankfurt am Main. Tel 069-950 95940

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

تادیب النساء

تخویف الصبیان، عورت اور تربیت اطفال

عورتوں کا سب سے بڑا کام بچوں کی تربیت ہے اور چونکہ بچے ہر وقت اپنی ماؤں کے ساتھ رہتے ہیں اس لئے جیسی عمدگی کے ساتھ وہ ان کی تربیت کر سکتی ہیں اور کوئی نہیں کر سکتا۔ حتی کہ باپ جو اس کی تربیت کا ذمہ دار ہے اور استاد جو اس کی تعلیم کا نگران ہے وہ بھی اس کی تربیت ایسی عمدگی کے ساتھ نہیں کر سکتا کیونکہ باپ تو ماں پر چھوڑ کر علیحدہ ہو جاتا ہے اور استاد کے سپرد بچہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس کے چال چلن کا ایک ہلکا ڈھانچہ پہلے تیار ہو چکا ہوتا ہے۔ اور گو استاد کو بہت سے موقعے بچہ کی اصلاح کے ملتے ہیں مگر پھر بھی جو اثرات کہ نہایت کمسنی سے بچہ کے دل پر مؤثر ہونا شروع کر دیتے ہیں ان کی اصلاح اس سے نہیں ہو سکتی اور یہ ماں کا ہی کام ہے کہ وہ پیدا ہونے کے وقت سے بچہ کی ایسی تربیت کرے کہ وہ بڑا ہو کر مفید اور اپنی قوم کے لئے بابرکت بن سکے ورنہ اس میں اور حیوانوں میں کچھ فرق نہ ہوگا۔ یہ والدہ ہی کا فرض ہے کہ ایک دلیر اور مضبوط دل کا طالبعلم استاد کے سپرد کرے۔ اور پھر یہ بھی اسی کا فرض ہے کہ وہ ایک قوی اور شجاع نوجوان ابناء آدم کی خدمت کے لئے تیار کرے۔ اگر وہ اس خدمت کو پورا نہیں کر سکتی اور اس کے بجالانے میں کوتاہی کرتی ہے تو وہ ملامت کے لائق ہے کیونکہ اس نے بنی نوع انسان میں سے چند نہایت قیمتی اور خوبصورت پھولوں کو پژمردہ کیا اور ان کی تربیت میں سستی کر کے بجائے قوم کے لئے مفید بنانے کے آگے اسی حد سے بڑھے ہوئے بار کو گراں سے گراں تر بنا دیا۔

بچوں کی تربیت میں ایک نقص

اگرچہ بچوں کی تربیت کے متعلق عورتوں سے کئی قسم کی کوتاہیاں ہو رہی ہیں لیکن اس وقت میں انہیں ایک نہایت خطرناک نقص کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو نہ صرف یہ کہ بچوں کی تربیت میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے بلکہ آئندہ قابلیت کو ایسا تباہ کر دیتا ہے کہ پھر ان میں کسی اصلاح کی قابلیت نہیں رہتی اور اگر وہ بڑے ہو کر کوئی اصلاح کرنا بھی چاہیں تو طبیعت کی بے استقلالی انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی۔ یہ نقص کیا ہے؟ بچوں کا ڈرانا۔

بعض مائیں اپنے آرام کی خاطر ذرا بچہ رویا اور اسے کسی وہمی چیز کا نام لے کر ڈرا دیتی ہیں۔ اور اسے چپ کرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض دفعہ بچہ ضد کرتا ہے اور وہ اسے خوفزدہ کر کے اپنے ڈھب پر لانا چاہتی ہیں۔ بے شک اس وقت بچہ خاموش بھی ہو جاتا ہے اور اپنی ضد چھوڑ دیتا ہے لیکن اس ذرہ سے فائدہ کے لئے اس کی قابلیت، اس کی جرأت اور اس کی دلیری، اس کے استقلال کو ہمیشہ کے لئے ملیامیٹ کر کے غارت کر دیا جاتا ہے۔ اس فائدہ کی مثال وہی ہے جو شراب اور جوئے کی نسبت فرماتا ہے کہ اِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِھِمَا۔ ان کے نقصانات ان کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم ان کے استعمال کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح بچوں کو ڈرانے سے اگر کوئی وقتی فائدہ ہوتا ہے تو اس فائدہ کے بدلہ انہیں ایسا خطرناک نقصان پہنچ جاتا ہے کہ جس کا ازالہ حدِ امکان سے باہر ہو جاتا ہے۔ والدہ کا تو فرض تھا کہ وہ بچہ کو بچپن سے ہی جرأت و بہادری سکھائے اور اس کے دل میں ہمت و استقلال پیدا کرے۔ نہ کہ یہ طاقتیں جس حد تک طبعًا اس میں موجود تھیں انہیں بھی تباہ کر دے۔ جب کہ اس وقت سے جبکہ وہ دودھ پیتا ہے اور ابھی نیک و بد کی تمیز نہیں جانتا، بزدلی، ڈرپوکی، کم ہمتی کی تعلیم دی جائے گی تو بڑا ہو کر اس نے کرنا ہی کیا ہے۔ وہ تو بجائے دنیا کے لئے مفید ثابت ہونے کے مضر ہوگا۔

بچوں کو ظالموں کے ہاتھوں سے چھڑاؤ

دکھ اور مصیبت تو یہ ہے کہ نہ صرف مائیں اس بے رحمی کے عمل کی مرتکب ہوتی ہیں بلکہ وہ تو شاید کسی کسی وقت بچوں کو ڈراتی ہیں۔ ایک جماعت اور بھی اس کام کو کرتی ہے اور بعض لوگوں نے بچوں کو پیار ہی یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں ڈرا کر تماشا دیکھا جائے اور وہ اسے دل لگی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ دل لگی ایسی ہی ہے جیسے کسی شاطر نے کہا ہے کہ "ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری"۔

بچہ کمزور، بچہ نادان، بچہ سہم کر ادھ موا ہو جاتا ہے اور یہ ظالم اسے ڈرا ڈرا کر اپنا دل خوش کرتے ہیں۔ ایسے ظالموں کو دیکھ کر بعض بڑی عمر کے بچے بھی اس دل لگی سے اپنی طبیعت بہلانے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے "چون کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"۔ اور اس طرح بہت سے ظالموں کے پنجہ فولادی میں ایک نازک ہاں پھول سے بھی نازک دل جسے ابھی دنیا کی ہوا بھی نہیں لگی ہوتی مرجھا کر رہ جاتا ہے اور دنیا ایک قیمتی اضافہ سے محروم ہو جاتی ہے۔

بچوں کو ڈرانے والے لوگ ظالم ہیں اور ظالموں میں سے بھی بدترین قسم کے ظالم ہیں۔ اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے انہیں مفید اور قابل خدمت بنانے کے لئے انہیں ان ظالموں کے ہاتھوں سے بچاؤ اور بجائے خوف زدہ کرنے کے ان کے دلوں میں جرأت و ہمت پیدا کرو۔ قتل و غارت کی مثالوں سے بھی زیادہ یہ نظارہ خوفناک ہے کہ ایک کمسن بچہ جو بالکل دنیا کے گرم و سرد سے ناواقف ہے سہما ہوا کھڑا ہے اور ایک دیو ہیکل انسان اس نادان بچہ کے سامنے کسی نامعلوم غیر مرئی شے کا نام لے لے کر اسے ڈرا رہا ہے اور خود بھی ایسی علامات ظاہر کر رہا ہے کہ گویا وہ خود بھی ڈر رہا ہے۔ بچہ جب دیکھتا ہے کہ یہ آدمی جو کسی خوف کے وقت میرا محافظ ہو سکتا تھا خود بھی ڈرتا ہے تو اس کی جان پر بن جاتی ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ معلوم کہ یہ ہوا یا بلا یا بیجا جس کی آمد کا یہ شخص اظہار کرتا ہے کیا ہوگی اور مجھ سے کیا سلوک کرے گی اور اس کے سینہ میں ایک چھوٹا سا دل کلی کی طرح چٹک کر رہ جاتا ہے۔ شاعر کلیوں کے چٹکنے کی آواز سننے کی تو کوشش کرتے ہیں لیکن اس بے زبان بچے کے دل کے ٹوٹنے کی آواز سننے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا اور اس کا نتیجہ خطرناک سے خطرناک ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے میں ان تمام عورتوں کو جنہیں اپنے فرائض ادا کرنے کا خیال ہے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس ظلم سے خود بھی باز آئیں اور دوسرے ظالموں کے ہاتھوں سے بچوں کو بچائیں اور بجائے بچہ کو بزدل بنانے کے دلیر و بہادر بنائیں تاکہ وہ دین و دنیا میں مفید ہو سکیں۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان ۱۶/جولائی ۱۹۱۳ء)

بقیہ: پیغامات جلسہ سالانہ جرمنی
از صفحہ ۱۶

☆......☆......☆......☆

لارڈ میئر آخن سٹی کا پیغام

لارڈ میئر آخن سٹی جرمنی Dr.Jurgen Linden نے انٹر نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پیغام بھجوایا۔

"مَیں امسال جرمنی میں پہلی بار منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ عالمگیر کے انٹر نیشنل جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام خواتین و حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے بے حد خوشی ہوگی اگر منہائیم میں منعقد ہونے والے اس جلسہ سے اس بات کا ایک واضح نشان ظاہر ہو کہ اسلام کا انسانیت دشمن بنیاد پرستی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مسلمان مذہب اور ضمیر کی آزادی، ظلم و ستم سے نجات، مرد اور عورت کے برابر حقوق اور اسی طرح رواداری اور امن کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بات یقیناً ہمارے ملک میں ان تمام کوششوں کو مزید تقویت دے گی جو باہمی میل جول بڑھانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ مَیں جماعت احمدیہ کے انٹر نیشنل جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کا خواہاں ہوں۔

ڈاکٹر یورگن لنڈن

(Dr.Jurgen Linden)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ ۱۶

چکے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ہر آنے والا سال قیامت تک حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ میں ہمیشہ یہی پیغام لائے گا کہ

"تَمَّت کَلِمَۃُ رَبِّی...... صِرْتُ مِنَ الْقَطْرَۃِ کَالْبِحَار وَمِنَ الذَّرَّۃِ کَالْجِبَال الْکِبَار. وَمِنْ زَرْعٍ صَغِیرٍ کَالْاَشْجَارِ الْمَمْلُوَّۃِ مِنَ الثِّمَار"۔

("الاستفتاء" تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸)

یعنی میرے رب کی بات پوری ہو گئی۔...... مَیں قطرہ سے سمندر بن گیا، ذرّہ سے عظیم الشان پہاڑوں کی طرح ہو گیا اور معمولی پودہ سے ایسے درختوں کی صورت اختیار کر گیا جو پھلوں سے لدے ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی پیشگوئی

حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۷۰۳ء-۱۷۶۲ء) نے کم و بیش دو سو سال پیشتر پیشگوئی فرمائی تھی کہ:

"والذی اعتقده انه ان اتفق غلبة الهنود مثلا علی اقلیم هندوستان غلبة مستقرة عامة وجب فی حکمة الله ان یلهم رئوسائهم التدین بدین الاسلام کما الهم الترك"۔

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۹ ناشر شاہ ولی اللہ اکیڈیمی حیدرآباد سندھ۔ اشاعت ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء)

یعنی میرا عقیدہ ہے کہ اگر ہندوستان پر کبھی ہندوؤں کی حکومت برسر اقتدار آ گئی تو اللہ کی حکمت کی رو سے واجب ہوگا کہ وہ ہندوؤں کے لیڈروں کو دین اسلام قبول کرنے کا الہام فرمائے جس طرح اُس نے ترکوں کو کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ پُر شوکت خبر دی ہے کہ ؎

خوب کھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہر دوار

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

انٹر نیشنل جلسہ سالانہ (جرمنی) منعقدہ ۲۴/ تا ۲۸/ اگست ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر

ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کے انتظامات

عرب، جرمن، بالکان اور ترک اقوام کے جلسوں میں چار ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ جرمن افراد کی تبلیغی نشست ، عالمی بیعت اور مختلف قوموں اور ملکوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان للّٰہی محبت اور اخلاص کے ایمان افروز نظارے

(رپورٹ: بشارت احمد انیس - نیشنل سیکرٹری تبلیغ و افسر ملٹی نیشنل جلسہ گاہ جرمنی)

جلسہ سالانہ جرمنی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے زیر تبلیغ اور نومبایعین احباب بھی شامل ہوتے ہیں ۔ چنانچہ نومبایعین کی ضروریات اور سہولیات کے پیش نظر مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ ایک اور جلسہ گاہ کا قیام عمل میں آتا ہے جسے ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کا نام دیا گیا ہے۔ ذیل میں امسال ہونے والے اس جلسہ کی ایک مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

جلسہ کی تیاری

جلسے کی تیاری کا کام کئی ماہ قبل شروع ہوا۔ اس سلسلے میں انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے ایک الگ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کئی اجلاسات ہوئے جن میں اس سلسلہ میں ہونے والے کام کا جائزہ لیا جاتا رہا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور وفکر ہوتا رہا۔ شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے ایک بھرپور مہم کا آغاز کیا گیا جس میں احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ اپنے ساتھ زیر تبلیغ اور نومبایعین افراد کو لانے کی تلقین کی گئی۔

ریجنل اور لوکل امراء کے علاوہ صدران جماعت اور سیکرٹریان تبلیغ کو بھی بار بار خطوط، ٹیلیفون اور بلیٹن وغیرہ کے ذریعہ یاد دہانی کروائی گئی۔ جلسہ سے ڈیڑھ ماہ قبل ریجنل ولوکل امراء اور اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹریان تبلیغ کی اہم میٹنگ بیت السبوح فرانکفورٹ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم نیشنل امیر صاحب نے کی۔ اس میں بھی مکرم امیر صاحب نے عہدیداران کی توجہ اس طرف مبذول کروائی اور ہدایت فرمائی کہ اب فوری طور پر آپ کی طرف سے معین تعداد بتائی جائے کہ کتنے مہمان آپ کے ریجن سے جلسہ میں شامل ہونگے۔ جلسہ سے چند ہفتے قبل مکرم امیر صاحب اور شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے اراکین نے ریجنز کا دورہ کیا اور براہ راست تمام صدران جماعت اور سیکرٹریان تبلیغ کو اس سلسلے میں ہدایات دیں۔ خدا کے فضل سے ان دورہ جات سے عہدیداران میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا اور احباب جماعت نے زیادہ سے زیادہ مہمان لانے کے لئے اپنی کوششیں مزید تیز کردیں۔ ایک طرف تو جماعتوں میں یہ صورتحال تھی اور مرکز سے بھی بار بار یاد دہانی کروائی جارہی تھی ۔ دوسری طرف جلسے کے دن جوں جوں قریب آرہے تھے ہمارا کام اور بھی بڑھ رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ جماعت کی مدد فرماتے ہوئے اسے اپنے سارے کام احسن رنگ میں کرنے کی توفیق دے رہا تھا۔ اپنے ساتھ مہمانوں کو لانے کے لئے طلباء اپنے ساتھیوں اور اساتذہ کو، طالبات اپنی سہیلیوں کو، احباب جماعت اپنے دوستوں کو، وکلاء، ڈاکٹرز، میئرز، ساتھ کام کرنے والوں کو مدعو کررہے تھے ۔ امسال جلسہ کیونکہ انٹر نیشنل تھا اور بعض بادشاہ بھی شامل ہو رہے تھے یہ بات بھی بہتوں کے لئے دلچسپی کا باعث تھی ۔ ہمارے امیر صاحب کے ساتھ دو افریقن بھی کام کر رہے ہیں جب انہیں پتہ چلا کہ ٹوگو سے بادشاہ آرہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہم ضرور شامل ہونگے ۔ اسی طرح دوسرے لوگوں پر بھی اس بات کا بڑا مثبت اثر تھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسے میں اتنی کثرت سے بڑے بڑے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

آخر احسانِ خداوندی سے وہ دن آگیا کہ جب سارے انتظامات مکمل ہوگئے اور جلسے سے دو دن قبل مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی نے معائنہ فرمایا ۔ جب آپ ملٹی نیشنل جلسہ گاہ پہنچے تو دیکھتے ہی فرمایا آپ نے تو سارا کام مکمل کر لیا ہے ماشاء اللہ۔ اس کے بعد آپ نے انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے اہم اور ضروری ہدایات دیں۔ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے گیٹ پر جرمن اور اُردو زبان میں جلسہ گاہ ملٹی نیشنل جلی حروف میں اور خوبصورت انداز میں لکھا گیا تھا۔ اسی طرح سارے احاطے اور ٹینٹوں میں جرمن ، اُردو، البانین ، بوزنین ، عربی اور روما وغیرہ زبانوں میں اسلامی تعلیمات سے متعلق لکھے گئے خوبصورت بینرز آویزاں کئے گئے تھے ۔ اسی طرح مختلف جگہوں خصوصاً جلسہ گاہ، جہاں مختلف اقوام کے لئے الگ تقاریر اور مجالس سوال وجواب کا انعقاد ہونا تھا، کو رنگا رنگ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

جلسے سے ایک روز قبل جمعرات کی شام غانا کے وزیر داخلہ ملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ انہیں متفرق اقوام کے لئے الگ ایسے اچھے انتظامات بیحد پسند آئے ۔ اسی طرح انہوں نے دن رات خدمات کرنے والوں کو بھی داد تحسین دی۔

مہمانوں کی آمد

یوں تو جمعرات سے ہی مختلف قافلے آنے شروع ہوگئے تھے مگر جمعۃ المبارک سے جلسے کا آغاز تھا اس لئے جمعہ کی صبح سے ہی بسوں ، ویگنوں ، کاروں اور ٹرین کے ذریعہ کثرت سے مہمان آنے شروع ہوگئے۔ ایسے مہمان جو خود ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں کر سکتے تھے ان کے لئے پہلے سے ہر قسم کے انتظامات کردئے گئے تھے ۔ مہمان جب مقام جلسہ پر پہنچتے تو فوراً ہمارے کارکنان انہیں خوش آمدید کہتے ۔ خصوصاً بسوں اور ویگنوں میں آنے والے مہمانوں کے لئے استقبال کرنے والی الگ ٹیم تھی۔ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے لئے الگ رجسٹریشن کاؤنٹرز قائم کئے گئے تھے تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ رجسٹریشن کے کارکنان نے بہت محنت اور عمدگی سے خدمات سرانجام دیں۔

رجسٹریشن کروانے کے بعد مہمانوں کو ملٹی نیشنل جلسہ گاہ تک لانے کے لئے بھی کارکنان مقرر تھے جنہوں نے بہت اچھا کام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز جمعہ سے پہلے جلسہ گاہ متفرق اقوام اور ہر رنگ ونسل کے مہمانوں سے بھر گیا اور ہر طرف گہما گہمی نظر آنے لگی۔

دوپہر دو بجے مہمانوں کو مرکزی جلسہ گاہ لے جایا گیا تاکہ نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد خطبہ جمعہ سن سکیں جس کا ۱۳ زبانوں میں براہ راست ترجمہ کیا گیا ۔ اس مقصد کے لئے ۱۶۰۰ ہیڈ فونز مردوں کی طرف اور ۵۰۰ کا لجنہ اماء اللہ کی طرف انتظام کیا گیا تھا۔ پھر وہ لمحہ آگیا جس کا بے تابی اور شدت سے تمام نومبایعین اور زیر تبلیغ کو بھی انتظار تھا یعنی ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور اس طرح شرف زیارت ہوا اور حضور انور کے روح پرور خطبہ جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ وعصر آپ کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور یوں باقاعدہ جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی ہو گیا۔

اس کے بعد وقفہ تھا جس میں مہمانوں کے لئے کھانے، چائے ، کافی ، کیک اور پانی وغیرہ کے الگ انتظامات کئے گئے تھے ۔ کھانے کے لئے دو بڑے ٹینٹ، اسی طرح چائے اور کافی وغیرہ کے لئے مزید دو ٹینٹوں میں بہت اچھے انتظامات کئے گئے تھے۔ چاروں خیموں کے لئے الگ الگ ٹیمیں مقرر تھیں۔ خدا کے فضل سے سب نے بڑے اخلاص اور ولولے سے کام کیا۔ مہمانوں کے فائدے کے لئے ایک معلوماتی کتابچہ پہلے سے تیار کیا گیا تھا جس میں جلسے کے متعلق معلومات اور مندرجہ بالا سہولیات کی تفصیل درج تھی۔

دوپہر کے بعد دوبارہ نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد مرکزی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں انہوں نے بزرگان سلسلہ کی تقاریر سنیں۔ رات کے کھانے کے بعد مہمان جلد ہی سو گئے ۔ خصوصاً دُور دراز سے آنے والے کافی تھکے ہوئے تھے ۔ ایسے مہمان جو بستر اور گدّے اپنے ساتھ نہیں لائے تھے ان کے لئے بھی انتظام موجود تھا۔ اسی طرح سونے کے لئے الگ ٹینٹ لگایا گیا تھا۔ بعض مہمانوں کے لئے گھروں اور ہوٹلوں میں بھی قیام کا بندوبست کیا گیا۔ جمعہ کے روز ۲۶۰ عرب احباب جلسہ گاہ میں سوئے انہوں نے سارا کام خود کیا اور صبح دوبارہ کرسیاں وغیرہ لگانے کا کام بھی کیا۔

ہفتے کے روز نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ناشتے کا پروگرام تھا ۔ اسی طرح مرکزی جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی ایمان افروز اور روح پرور تقاریر کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی تقاریر سننے کے لئے نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد جاتے رہے۔

عرب احباب وخواتین کے لئے پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے عرب احباب کے لئے الگ پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا گیا ۔ پھر مکرمی امیر صاحب جماعت احمدیہ کبابیر نے خطاب فرمایا اور عرب احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ فوراً بعد مجلس سوال وجواب ہوئی اور موصوف نے سوالات کے جوابات دئے ۔ اس تقریب میں تین صد سے زائد حاضری تھی ۔ جلسے کے انتظامات عرب احباب نے خود ہی کئے۔ ایم ٹی اے نے اس کی ریکارڈنگ بھی کی۔

جرمن احمدیوں کا الگ پروگرام

ہفتہ کے روز تین بجے جرمن احمدی احباب و خواتین کا پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب جرمنی نے فرمائی ۔ پروگرام کافی و کھانے وغیرہ کے لئے مخصوص ٹینٹ میں کیا گیا کیونکہ اس وقت جلسہ گاہ میں دوسرا پروگرام ہو رہا تھا۔

اس جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سعید گیسلر صاحب نے کی (جو جرمن ہیں اور واقف زندگی ہیں) ۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جرمن احباب کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور اس بات پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ نے ہمیں پہلے سے بہت بڑھا دیا ہے اور بعض جرمن نومبایعین جماعت سے ایسے منسلک ہیں جیسے وہ عرصہ سے احمدی ہوں۔ اسی طرح آپ نے

احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاص طور پر اتوار کو ہونے والی جرمن تبلیغی نشست کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کی تلقین فرمائی۔ اس پروگرام میں حاضری بہت اچھی تھی اور خیمہ آخر تک بھرا ہوا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

Balkan اقوام کا جلسہ

ایک طرف تو جرمن احباب کے ساتھ پروگرام جاری تھا۔ دوسری طرف جلسہ گاہ ملٹی نیشنل میں بالکان سے تعلق رکھنے والی اقوام بوزنین، البانین، روما اور کوسووا کا جلسہ مکرم ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بوزنیا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ابراہیم صاحب نے تقریر کی اور احباب کو جماعت سے وابستہ رہنے کی نصیحت کی۔ ازاں بعد مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا اور مکرم ابراہیم صاحب نے سوالات کے جوابات دئے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جرمنی تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ آپ نے نومبایعین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اب آپ کو جماعت سے باقاعدہ تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے میدان میں بھی آگے آنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں مَیں جرمن ہوں مگر مسلمان اور احمدی۔ اس طرح اب قومیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ آپ اس میں اپنا حصہ کیوں نہیں ڈالتے۔ امیر صاحب کی تقریر کا اثر ہر چہرے پر نمایاں تھا۔ اس جلسے میں بھی حاضری بہت اچھی رہی اور سارا جلسہ گاہ آخر تک بھرا ہوا تھا۔

تُرک پروگرام

مرکزی جلسہ کے علاوہ دو جگہوں پر جلسے ہو رہے تھے۔ ادھر ہمارے ترک احباب دو جگہوں پر بیٹھے تھے۔ ایک جگہ مکرم محمد احمد راشد صاحب مبلغ سلسلہ اور دوسری جگہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کے ساتھ نشست ہو رہی تھی جس میں ہمارے مخلص نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کے علاوہ بہت سے ترکی نژاد بھی شامل تھے۔ یہ نشستیں کامیاب رہیں اور خدا کے فضل سے جلسہ پر پندرہ مزید ترک احباب نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح اب ترک قوم میں بھی خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت بڑھا رہا ہے۔

ایک عجیب روحانی نظارہ

ویسے تو ہفتہ کے روز شام کے کھانے کے بعد نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کے لئے کافی اور چائے وغیرہ کے علاوہ کوئی خاص الگ پروگرام نہیں تھا مگر رات کو جلسہ گاہ کا احاطہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جہاں ہر طرف ہر رنگ و نسل اور تمام براعظموں کے باشندے ٹولیاں بنائے پھیلے ہوئے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے زمین کا نقشہ ہو اور گویا اس نقشے پر عملی طور پر حضرت مسیح پاکؑ کا یہ الہام درج ہو کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ جماعت سے وابستگی اور خلافت سے تعلق کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی روحانی شخصیت و نورانی چہرہ کا ذکر ہر زبان پر تھا۔

ہفتہ کو رات گئے تک انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ جاری رہی جس میں مکرم امیر صاحب نے دیگر ہدایات کے علاوہ صفائی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ہم نے رات ایک بجے ہی امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق کام شروع کر دیا۔ اسی دوران مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیم صبح کی تبلیغی نشست کے لئے مرکزی جلسہ گاہ میں کرسیاں اور بنچ پہنچانے کی غرض سے آ گئی۔ اس وقت اکثر کارکنان تو سو گئے تھے اس لئے خاکسار نے صحن میں بیٹھے ہوئے گفتگو میں مصروف نواحمدی احباب سے درخواست کی کہ ہماری مدد کریں چنانچہ فوراً سات نوجوان جو جرمنی، افریقہ اور عرب اقوام سے تعلق رکھتے تھے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے اور بڑے ذوق وشوق سے وقارِ عمل میں حصہ لیا۔

اتوار کا روز

اتوار کا دن مصروف ترین دن تھا خصوصاً جرمن احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کا وقت صبح ساڑھے دس بجے تھا اور مرکزی جلسہ گاہ میں سارے انتظامات کرنے تھے جہاں لوگ رات کو سوئے بھی تھے۔ بہرحال یہ مشکل کام بھی بخیر وخوبی سرانجام پایا۔

تبلیغی نشست

اس تبلیغی نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح ۱۳ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے "اسلام ہی مستقبل کا مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ گیارہ بجے یہ نشست اس مرحلے میں داخل ہوئی جو سب سے اہم اور مرکزی تھا۔ یعنی پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تشریف لائے اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دئے۔ آپ کے جوابات سے ہر چہرہ متاثر و مطمئن دکھائی دیا اور بعض نے برملا اس کا اظہار بھی کیا۔ اس نشست میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چار ہزار سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس سارے کام میں مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے ہماری بہت مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح مہمانوں نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور بک سٹال سے استفادہ کیا۔

عالمی بیعت

وقت بہت کم تھا اور مرکزی جلسہ گاہ کو خالی کر کے دوبارہ پہلے کی طرح تیار کرنا تھا اور عالمی بیعت کے لئے انتظامات مکمل کرنے تھے۔ اسی طرح نومبایعین کو دوبارہ مرکزی جلسہ گاہ میں لانا تھا اور بھی بہت سے کام تھے۔ فکر تھی مگر خدائے رحیم نے مدد فرمائی اور سارے کام خوش اسلوبی سے ہو گئے۔ اس طرح ہمارے نومبایعین بھائیوں نے بھی وہ عظیم لمحات اپنی آنکھوں سے دیکھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ساری دنیا میں تین صد سے زائد اقوام کے آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار اور سات سو اکیس افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ یہ موقع جہاں روح پرور تھا وہاں ناقابل فراموش بھی تھا۔ جس کا نئے احمدیوں پر غیر معمولی روحانی اثر تھا۔

اتوار کے روز افتتاحی تقریب کے لئے نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد مرکزی جلسہ گاہ میں گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا فیض پایا اور اس کے ساتھ ہی اس عظیم الشان جلسہ کا اختتام ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ مردوں کے علاوہ خواتین کے لئے الگ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پروگرام بنائے گئے تھے اور نومبایعات کے لئے ہر قسم کے رہائش وطعام وغیرہ کے بہترین انتظامات موجود تھے۔ ربوہ سے متعلق ایک تصویری اسی طرح خطاطی سے متعلق بہت دلچسپ نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

احباب وخواتین کی طرف بک سٹال بھی لگائے گئے تھے جو تینوں دن مصروف رہے اور مختلف زبانوں میں نومبایعین نے لٹریچر حاصل کیا۔

جلسہ گاہ میں بہت سی معروف اور اہم شخصیات تشریف لائیں جن میں وزیر داخلہ غانا اور شہر منہائم کی انتظامیہ کا ۲۲ رکنی وفد۔ اسی طرح بہت سے ممالک کے امراء و مشنری انچارج صاحبان، مبلغین و بزرگان سلسلہ۔ اسی طرح امریکہ اور انگلستان کے سیکرٹریان تبلیغ نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور بعد میں ہماری ان سے میٹنگز بھی ہوئیں۔

یہ جلسہ بظاہر تو اتوار کے روز ختم ہو گیا مگر اس کا فیض بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اسی طرح بعد میں جاری رہتا ہے۔ چنانچہ جلسے سے پہلے دوسرے ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں خصوصاً موسیٰ رستمی صاحب صدر کوسووا کو تین ہفتے قبل بلایا گیا۔ انہوں نے جرمنی کے مختلف ریجنز کا دورہ کیا اور البانین، بوزنین اور کوسووا کے افراد میں تعلیم و تبلیغ کا بہت اچھا کام کیا اور جلسے میں احباب کی شمولیت کو یقینی بنانے میں مدد دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح جلسے کے بعد بھی دوسرے ممالک سے آئے ہوئے بزرگان سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ فرانکفورٹ جماعت مختلف ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کو اپنے سٹال پر ساتھ لے جاتی ہے جو شہر میں اپنی اپنی قوم کے افراد کو دیکھ کر انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ فرانکفورٹ چونکہ ایسا شہر ہے جہاں ہر قسم کے لوگ رہتے ہیں اس لئے تبلیغی سٹال پر ان باہر سے آئے ہوئے بزرگان کا ہونا بہت مفید تھا اور اب تو پھل بھی عطا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ چند روز قبل کینیا کے ایک عیسائی دوست جو سٹال پر آئے تھے انہیں سینٹر میں آنے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے پوری تسلی کے بعد امام وقت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔

جلسہ گاہ ملٹی نیشنل میں جرمن، بنگلہ، بوسنیا، البانیہ، کوسووا، عرب، روما، برما، روسی، آذربائیجان، چینی، چیچنیا، افغانی، ایرانی، سپین، بلغاریہ، سلووینیا، پاکستانی، ہالینڈ، ترکی، قازقستان اور افریقن احباب نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ نومبایعین اور زیر تبلیغ کی تعداد چار ہزار سے زائد تھی۔

اس طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے خدا تعالیٰ کے وعدے کہ "مَیں تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا، لوگ دور دراز علاقوں سے تیرے پاس آئیں گے، ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی وغیرہ بڑی شان کے ساتھ پھر پورے ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

آخر پر دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسے کے فیض کو اور بھی بڑھائے۔ اسی طرح وہ تمام کارکنان جنہوں نے رات دن محنت کی اور محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے مالوں اور آراموں کو قربان کیا انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور آئندہ بھی بہترین خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی حفاظت کرتے تھے۔ حضور نے بتایا کہ یہاں شیاطین سے مراد آگ کے وجود نہیں بلکہ سرکش قوموں کے افراد مراد ہیں۔ مسجد سے باہر نکلنے کی دعا کے حوالہ سے حضور نے فرمایا کہ دنیوی مشکلات کے دور ہونے میں یہ دعا ممد ہے، اس دعا کو یاد رکھیں، مَیں نے اس دعا سے بہت استفادہ کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات اور بعض دعائیں بھی پڑھ کر سنائیں جن کا اس مضمون سے تعلق ہے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے یہ پر مسرت نوید سنائی کہ آج یعنی سات ستمبر سے ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات برطانیہ کی معروف و مقبول سکائی ڈیجیٹل سروس پر بھی شروع ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں ایک بڑی تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچ سکے گا۔

حضور نے بتایا کہ کہ ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات ۱۹۹۶ء سے امریکہ میں جاری ہیں اور اب پانچوں براعظموں میں ڈیجیٹل نشریات جاری ہو گئی ہیں۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ ایم ٹی اے کے شعبہ نیوز کے لئے نئی خبر رساں ایجنسیوں سے رابطے ہو چکے ہیں۔ حضور نے ایم ٹی اے کے چیئرمین سید نصیر احمد شاہ صاحب کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے، انہوں نے بہت عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے۔ اور وہ بہت صبر اور محنت اور حکمت سے کام کر رہے ہیں۔ ✿✿✿ ...... ✿✿✿

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم مظفر احمد شرما شہید

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶؍جولائی ۲۰۰۰ء میں مکرم خالد محمود شرما صاحب اپنے بڑے بھائی مکرم مظفر احمد شرما شہید شکارپور کا ذکر خیر کرتے ہوئے اپنے تفصیلی مضمون میں رقمطراز ہیں کہ ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء کی رات جب محترم مظفر شہید اپنی بھابی (مکرم مبارک احمد صاحب شرما شہید کی بیوی) اور اُن کے بچوں کو اسٹیشن چھوڑنے جارہے تھے تو راستہ میں گھات میں بیٹھے ہوئے دشمن نے آپ پر ریوالور سے فائرنگ کردی۔ زخمی ہوکر آپ موٹر سائیکل سے گر گئے۔ بھابی نے اٹھایا تو ابھی سانس جاری تھی، ہسپتال پہنچایا گیا لیکن شہادت مقدر ہوچکی تھی۔ قبل ازیں ۱۹۷۴ء میں اسی جگہ آپ کے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب شرما کو بھی دشمن نے کلہاڑیوں سے اتنی ضربیں لگائی تھیں کہ وہ کئی سال تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد انہی زخموں کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔

مکرم مظفر احمد شرما صاحب ابن محترم عبدالرشید شرما صاحب امیر جماعت ہائے اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد و گھوٹکی کے خاندان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۱۹؍دسمبر ۱۹۹۷ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ ان کے دادا منشی عبدالرحیم شرما ہندو سے مسلمان ہوئے تھے اور بہت ہی اخلاص رکھتے تھے۔ یہ انہی کا اخلاص ہے جو آج ان کے پوتوں کی شہادت کی صورت میں بول رہا ہے۔

محترم مظفر شہید کی عمر بوقت شہادت ۴۲؍سال تھی اور آپ اپنے والد محترم کی غیر موجودگی میں چاروں مذکورہ اضلاع کے قائمقام امیر تھے نیز ان اضلاع کے سیکرٹری امور عامہ اور قاضی کی خدمات بھی بجالا رہے تھے۔ سابق قائد اضلاع خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاچکے تھے اور اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی آپ کو حاصل تھی۔ آپ بڑے باہمت اور دین کی غیرت رکھنے والے تھے۔ لمبے عرصہ سے دشمنوں کی طرف سے خطوط اور اخبارات میں اعلانیہ دھمکیوں کے باوجود آپ نہایت جرأت سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا: "یہ شہادتیں جو نیک کاموں میں مصروف رہنے کی وجہ سے دشمن کے چیلنج کے باوجود پیش کی جائیں، یہ شہادتیں بہت ہی قابل قدر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شہادت کے خوف سے کام نہیں روکنا"۔

محترم مظفر صاحب اپنے والد محترم کے کاروبار میں اُن کی معاونت کرتے تھے اور پیشے کے لحاظ سے وکیل اور صحافی تھے۔ شہر میں آپ کا بہت نیک اثر تھا اور اس اثر کو استعمال کرتے ہوئے آپ نے بے شمار غرباء کی ہر قسم کی امداد کی۔ علاقہ میں تعصب کے باوجود آپ پریس کلب کے منتخب جنرل سیکرٹری تھے اور شہر کی اہم تقریبات میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کئے جاتے تھے۔

آپ نے کبھی کسی کا سوال رڈ نہیں کیا۔ شہادت کے بعد آپ کے کاغذات میں سے شہر کے اُن غرباء کی فہرست نکلی جن کے لئے آپ نے ماہوار راشن مقرر کیا ہوا تھا۔ آپ کے جنازہ میں شامل ہونے والے کئی غرباء و مساکین نے روتے ہوئے آپ کی شفقتوں کا انکشاف کیا۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں اپنا وصیت فارم لے کر آپ کے پاس تصدیق کے لئے گیا تو آپ فارم پڑھتے پڑھتے اس فقرہ پر آکر رُک گئے کہ "وصیت کرنے والا حقوق العباد غصب کرنے والا نہیں ہے"، پھر کہنے لگے کہ مَیں یہ فقرہ پڑھ کر لرز گیا ہوں، معلوم نہیں کون اس شرط پر پورا اتر رہا ہے؟

محترم مظفر شہید نے اپنے والدین، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کی خدمت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ جب ہماری والدہ کی وفات ۱۹۸۲ء میں ہوئی تو ہم سب بہن بھائی بہت چھوٹے تھے۔ اُس وقت آپ نے اور آپ کی اہلیہ نے نہ صرف والد صاحب کی اتنی خدمت کی کہ اُن کا غم کم ہوگیا بلکہ ہم سب بہن بھائیوں کی مستقبل کی ضروریات کا بھی کئی سال پہلے سے خیال رکھا کرتے تھے۔ ہمیں کہا کرتے تھے کہ اپنی پریشانی اور مسائل مجھ سے بانٹا کرو اور والد صاحب کو صرف خوشی کی خبریں دیا کرو۔ جب والدہ کی وفات ہوئی تو میری عمر آٹھ نو سال تھی اور مَیں اُن کا بہت لاڈلا تھا۔ ایک لمحے کے لئے بھی اُن سے دُور رہنے کا تصور نہیں کرسکتا تھا۔ اُس وقت میرے اس بھائی نے ایک محبت کرنے والی ماں کی طرح مجھے اپنی گود میں لے لیا اور پھر شہادت تک اس فرض کو خوب نبھایا۔ مجھ میں بہادری اور خوداعتمادی پیدا کرنے کے لئے کئی طریقے اپنائے۔

دشمنوں کی طرف سے مسلسل دھمکیوں اور ایک بھائی کی شہادت کے بعد بھی آپ کے سامنے جب بھی کوئی شکارپور سے کہیں اَور شفٹ ہوجانے کا مشورہ دیتا تو آپ یہ کہتے ہوئے انکار کردیتے کہ اگر ہمارا خاندان یہاں سے چلا گیا تو احمدیت کا جھنڈا یہاں نہیں رہے گا۔

آپ کی شہادت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کے والد محترم کو اپنے تعزیتی مکتوب میں لکھا: "آپ کے عزیز بیٹے اور جماعت کے عظیم باوفا خادم دین پیارے عزیزم مظفر احمد شرما صاحب کی شہادت کی اطلاع ملی ...... جانا تو ہر ایک نے ہے لیکن زندہ و جاوید ہوکر خدا کے حضور حاضر ہونا اصل زندگی ہے۔ اے مظفر! تم پر لاکھوں سلام کہ تُو نے اپنے نیک نمونہ سے ایک اَور زندہ مثال قائم کردی۔"

حضور ایدہ اللہ نے آپ کی اہلیہ کو لکھا: "حضرت مسیح موعودؑ نے اس دَور میں جو روح پھونکی ہے اس کی زندہ مثال آپ ہیں۔ اور آپ کے میاں نے تو اپنا خون دے کر یہ مثال سچ کر دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شہید پر لاکھوں سلام اور رحمتیں نازل فرمائے......"۔

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ ۱۸۶۳ء میں بٹالہ سے چار میل کے فاصلہ پر واقع قلعہ درشن سنگھ میں میاں حکم دین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دیالگڑھ ضلع گورداسپور سے حاصل کی اور پرائمری پاس کرکے گورداسپور چلے گئے۔ کچھ مزید تعلیم حاصل کرکے محکمانہ امتحان دیا اور بطور پٹواری ملازم ہوگئے اور ۳۵؍سال ملازمت کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۴۹ء کو وفات پائی۔ آپؓ کا مختصر ذکر خیر مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲؍مئی ۲۰۰۰ء کی زینت ہے۔

آپؓ نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جب آپؓ بیعت کے لئے پہنچے تو حضرت مسیح موعودؑ آپؓ کو اپنے ہمراہ بیت الفکر میں لے گئے اور خود چارپائی کی پائنتی کی طرف بیٹھ گئے اور آپؓ کو سرہانے کی طرف بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب آپؓ جھجکے تو دوبارہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپؓ بیٹھ گئے اور اس واقعہ کا آپؓ کی طبیعت پر بے حد اثر ہوا۔

آپؓ کو سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کی بہت غیرت تھی۔ ایک بار آپؓ کے ایک افسر نے کچھ نازیبا بات کی تو آپؓ نے نہایت سختی سے اُس کو جواب دیا۔ اس پر اُس نے علی الاعلان ندامت کا اظہار کیا اور آئندہ کبھی نازیبا کلمہ منہ سے نہ نکالا۔

آپؓ کو حقّہ نوشی کی بہت عادت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خلافت کے ابتدائی دَور میں ایک بار آپؓ قادیان تشریف لائے تو حضورؓ نے حقّہ کی مذمت کی۔ اس پر آپؓ نے عزم کرلیا کہ اب حقّہ نہ پیوں گا۔ شروع میں بیمار ہوئے تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ آہستہ آہستہ چھوڑیں لیکن آپؓ نے دوبارہ حقّہ استعمال نہ کیا۔ آپؓ جمعہ کی نماز بلاناغہ قادیان جاکر ادا کرتے۔ جمعہ کی صبح اپنے گاؤں سے پیدل چل کر قادیان جاتے اور واپس بھی پیدل ہی آتے۔ جب قادیان میں مقیم ہوگئے تو ہمیشہ پہلی صف میں نماز ادا کرتے۔ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کیا کرتے اور چھ سات روز میں دَور مکمل کرلیتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات کے وقت غیر مبایعین سے دوستانہ تعلقات ہونے کے باوجود آپؓ نے ان کو چھوڑ کر اہل و عیال سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کرلی اور خلافت کے ساتھ آپؓ کی وابستگی پھر ہمیشہ بڑھتی ہی رہی۔ اپنی اولاد کو بھی یہی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی والے مقدمہ میں دھاریوال میں ایک موقع پر آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ محمد بخش تھانیدار کہتا ہے کہ آگے تو مرزا مقدمات سے بچ کر نکل جاتا رہا ہے، اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا: "میاں امام الدین! اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا"۔ اس کے بعد اس تھانیدار کے ہاتھ کی ہتھیلی میں سخت درد شروع ہوا جس سے وہ تڑپتا تھا اور آخر اسی بیماری میں وہ دنیا سے گزر گیا۔ اُس کے ایک پوتے لیفٹیننٹ ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ایک بار بیان کیا کہ اُن کے دادا کی وفات ہاتھ کے کاربنکل سے ہوئی تھی۔

محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ

ماہنامہ "مصباح" دسمبر ۲۰۰۰ء میں مکرمہ ڈاکٹر نگہت ظہیر صاحبہ اپنی والدہ محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ ۱۵؍اپریل ۱۹۳۷ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ بچپن کئی قسم کی محرومیوں میں گزرا۔ سولہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تو بچوں کی پیدائش اور مالی حالات کمزور ہونے کے باوجود سلسلہ کیلئے ہر ممکن قربانی کرتی رہیں۔ پچیس سال تک حلقہ چک لالہ راولپنڈی کی صدر اور سیکرٹری مال رہیں۔ آپ پیدل میلوں سفر کرکے ممبرات سے چندہ وصول کرتیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں کہ اُس نے پیدل چلنے کی صحت اور ہمت بخشی ہے۔

لجنہ کے پندرہ روزہ اجلاس پچیس سال تک ہمارے دو کمروں والے گھر میں ہوتے رہے۔ اجلاس سے پہلے ہم ایک کمرہ کا سارا سامان برآمدہ میں نکال دیتے، کمرہ دھوتے اور چادریں بچھاتے۔ مہمانوں کی تواضع چائے اور دیگر لوازمات سے کی جاتی۔ میری والدہ جمعہ کی نماز باقاعدگی سے راولپنڈی کی مرکزی مسجد میں ادا کرتیں۔ یہ کئی میل کا فیصلہ بھی کمزور مالی حالات کی وجہ سے پیدل ہی طے کرنا پڑتا۔

آپ ہر وقت ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتی رہتیں۔ کئی غریب گھرانوں کو حسب توفیق ماہوار وظیفہ دیتیں۔ کوشش یہی کرتیں کہ دروازہ سے کوئی غریب بھی خالی ہاتھ نہ جائے۔ ۶؍اگست ۲۰۰۰ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ۱۰؍اگست کو لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
24/09/2001 – 30/09/2001

MTV Muslim Ahmadiyya

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 24th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Class: By Huzoor - Class No.150 Part 1
01.30	Children's Workshop: Prog. No.13
01.50	MTA USA: One Arctic Summer & More
02.50	Rohani Khazaine: Quiz Programme Organised by Jamaat Ahmadiyyat Rabwah
03.25	Rencontre avec les Francophones /Rec.17.9.01
04.25	Learning Chinese: Lesson No.234
04.55	Liqa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.393 – Rec.21.04.98
06.00	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Taroof: Interview with Amatul Qadeer Arshad Sahiba
07.45	Rohani Khazaine: Quiz Programme ®
08.30	MTA Travel: Tour of Luxor, Egypt
08.50	Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ®
09.55	Indonesian Service: F/S Rec.23.03.01 With Indonesian Translation
10.45	Children's Class: By Hazoor ®
11.10	Learning Chinese: Lesson No.234 ®
12.00	Tilawat, News
12.35	Bangali Service: Various Items
13.35	Rencontre Avec Les FrancophonesRec.17.09.01 ®
14.45	MTA USA: One Arctic Summer ®
15.45	Children's Class: By Hazoor ®
16.20	Learning Chinese: Lesson No.234 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqa Ma'al Arab: With Hazoor ®
20.20	Turkish Programme: Discussion An Introduction to Ahmadiyyat Prog.No.5
20.50	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends ®
21.50	Rohani Khazaine: Quiz Prog. ®
22.25	MTA USA: One Arctic Summer ®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.234 ®

Tuesday 25th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: With Huzoor Class No.150 – Rec.03.07.99 –Final Part
01.35	Children's Corner: Yassranal Quran Class No.14
02.00	Tarjamatul Quran : By Huzoor. Lesson No.208 Rec: 22.10.97
03.00	Medical Matters: Various Topics Prog.No.4
03.25	Mulaqat With Bengali Friends: Rec: 18/09/01
04.25	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.17
05.00	Urdu Class: By Hazoor. Class No. 268
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.00	Pushto Programme: Friday Sermon With Pushto Translation Rec: 18/02/00
08.00	Medical Matters: Various Topics ® Produced by MTA Pakistan
08.35	Urdu Class: By Hazoor ®
09.50	Indonesian Service: Various Programmes
10.50	Children's Class: By Hazoor ®
11.25	Le Francais C'est Facile: Lesson No.17 ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
14.50	Tarjumatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.208
15.50	Children's Class: By Hazoor ®
16.25	Children's Corner: Yassranal Quran No.14®
16.50	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Learning French No.17 ®
18.40	French Service: Various Items
19.00	Urdu Class: By Hazoor ®
20.00	MTA Norway: Book reading No. 15 Presented by Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.20	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.20	Medical Matters: Various Items ®
21.55	Tarjumatul Quran Class: With Huzoor ®
22.55	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 17 ®
23.30	MTA Travel: An American Journey

Wednesday 26th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: Waqfeen e Nau Items Produced by MTA Pakistan
02.00	Tarjumatul Quran: With Hazoor Class No.209
03.05	MTA Lifestyle: Perahan- Embroidery
03.20	MTA Lifestyle: Al-Maidah
03.35	Mulaqat: With Huzoor & Atfal Rec:12.04.00
04.35	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 Hosted by Maulana Ch. Hadi Ali Sahib
04.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.394
06.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
07.00	Swahili Programme: Hastee Baree Tala Host: Abdul Basit Shahid Sahib
07.45	Swahili Programme: Darsul Hadith
08.05	MTA Lifestyle: Perahan, Embroidery®
08.20	MTA Lifestyle: Al Maidah: How to prepare Peppers stuffed with rice ®
08.35	Taroof: Interview with Razaq Mahmood Tahir Sahib
09.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.394 ®
10.05	Indonesian Service: Various Items
11.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
11.40	Urdu Asbaaq: Lesson No.65 ®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Shrompachar: Various Items
13.35	Atfal Mulaqat: With Huzoor Rec: 21/04/00 ®
15.00	Tarjamtatul Quran: Class No.209 ®
16.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau ®
16.40	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat
19.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.394 ®
20.30	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
21.30	Taaroof: Guest- Razaq Mahmood Tahir Sb. Host: Muhammad Azam Akseer Sb. Produced by MTA Pakistan
22.00	Tarjumatul Quran Class: By Hazoor ®
23.05	MTA Lifestyle: Perahan ®
23.20	MTA Lifestyle: Al Maidah ®
23.35	Urdu Asbaaq: Lesson No.65 ®

Thursday 27th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Guldasta No.60
01.30	Hunar: Production of Lajna Imaillah, Pakistan
02.00	Homeopathy Class: Lesson No.45 Rec: 21.11.94
03.05	Aina: A reply to allegations made in the Newspapers against Ahmadiyyat – Part 2 Host: Laiq A. Abid Sb.
03.30	Q/A Session: With Hazoor Rec.12.12.96 With English Speaking Guests
04.35	Learning Languages: Learning Chinese Lesson No.12 with Usman Chou Sb.
05.00	Urdu Class: Lesson No.269. Rec: 12.04.97
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55	Sindhi Programme: Truth of Hadhrat Masih Maud (AS)
08.00	Aina: ®
08.25	MTA Travel: A tour of United Arab Emirates
09.00	Urdu Class: Lesson No.269 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.55	Children's Corner: Guldasta No.60
11.25	Learning Chinese: Lesson No.12
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Service: F/S Rec.27.10.95 With Bengali Translation
13.45	Q/A Session : With Hazoor Rec.22.12.96®
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.45 ®
16.05	Children's Corner: Guldasta No.60 ®
16.35	Learning Chinese: Lesson No.12 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Various Items
19.00	Urdu Class: Lesson No.269 ®
20.00	MTA Travel: A Tour of the Arab Emirates
20.30	Q/A Session: With English Speakers ®
21.35	Seerat Sahaba Rasool ®
22.00	Homeopathy Class: Lesson No.45 ®
23.05	Aina: ®
23.30	Learning Chinese: Lesson No.12 ®

Friday 28th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.45	Children's Class: Lesson No.67 (Canada)
01.50	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends
02.50	Lajna Magazine: Prog. No.13
03.30	MTA Travel: 'A Visit to Galiyaal - Ayobiya'
04.05	MTA Sports: Kabadee Match – Semi Final Faisalabad Vs Rabwah
04.50	Urdu Class: By Hazoor Lesson No.270 Rec.16.04.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
06.50	Siraiky Programme: F/ S – Rec.26.02.99 With Siraiky Translation
08.00	Lajna Magazine: Prog. No.13 ®
08.45	Urdu Class: Lesson No.270 ®
09.50	Indonesian Service: Various Items
10.20	Bengali Shomprachar: Various Items
11.05	Seeratun Nabi (SAW)
11.50	Darood Shareef
12.00	Friday Sermon: By Hazoor
13.05	Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News
13.25	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
14.20	MTA Travel: A Visit to Galiyaal ®
14.55	Friday Sermon: Rec.21.09.01®
15.50	Children's Class: Lesson No.67 ® Hosted by Naseem Mehdi Sahib
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Aurore No.14 Le respect de la Mosquee
18.40	French Programme: Various Items
19.05	Urdu Class: Lesson No.270 ®
20.10	Friday Sermon: By Hazoor ®
21.05	MTA Travel: A Visit to Galiyaal ®
21.40	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
22.35	Lajna Magazine: Prog. No.13 ® Produced by Lajna Imaillah Pakistan
23.15	MTA Sports: Kabadee Final ®

Saturday 29th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, MTA News, Darsul Hadith
00.55	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item
01.25	Kehkashan Programme: Hosted by Nafees Ahmad Ateeq Sahib
01.50	Friday Sermon: ®
02.50	Computers for Everyone: Part 117 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.25	German Mulaqat: ®
04.25	Urdu Asbaq: Lesson No.15
04.55	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
06.55	MTA Mauritius: Decathlon 2001 Khuddam
07.50	Tabbarukat: Speaker Mau. Qazi M. Nazir Sb. J/S Rabwah 1964 Topic 'Our Living God'
08.35	Speech: by Maul Sultan M. Anwar Sb.
09.05	Liqaa Ma'al Arab: ®
10.05	Indonesian Service: Various Items
11.05	Urdu Asbaq: Lesson No.15 ®
11.30	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Item ®
12.05	Tilawat, MTA News
12.40	Bengali Service: Various Items
13.40	German Mulaqat: With Hazoor ®
14.45	Computers for Everyone: Part 117 ®
15.20	Quiz Khutbat-e-Imam: From F/S – 14.01.00
15.55	Children's Class: By Hazoor- Rec.29.09.01
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: ®
19.10	Liqaa Ma'al Arab : ®
20.10	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.34
20.40	German Mulaqat: With Hazoor ®
21.40	Computers for Everyone: Part 117 ®
21.55	Children's Class: By Hazoor ®
22.55	Quiz Khutbat-e-Imam: ®
23.30	Urdu Asbaaq: Lesson No.15 ®

Sunday 30th September 2001

Time	Programme
00.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
00.55	Children's Corner: Moshaira Prog. No.1
01.15	Children's Corner: Kudak No.15
01.30	Dars-ul-Quran: Lesson No.12 Rec. 03.01.99
03.00	Hamari Kaenat: No.109
03.20	Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec. 23.09.01
04.20	Learning French: Lesson No.13
04.45	Urdu Class: Lesson No.271
06.05	Tilawat, News, Seerat un Nabi (saw)
07.00	Dars-ul-Quran: Lesson No.12®
08.30	Chinese Programme: Islam Among Religions – Pt 7
09.05	Urdu Class: Lesson No.271 ®
10.00	Indonesian Programme: Various Items
11.00	Children's Class by Hazoor – Rec.29.09.01 ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: Various Items
13.30	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
14.30	Hamari Kaenat: No.109 ®
15.00	Friday Sermon by Hazoor Rec.28.09.01®
16.05	Children's Corner: Kudak No.15 ®
16.20	Le Francais C'est Facile Lesson No.13 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	English Programme
19.00	Urdu Class: Lesson No.271 ®
20.15	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®
21.15	Hamari Kaenat: No.109 ®
21.35	Dars-ul-Quran: No.12®
23.05	Safar Hum Nay Kiya: Muree Ghora Gulee
23.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No.13 ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, September 21, 2001 | Issue No. 38

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

جدید جرمنی کے بانی بسمارک کے نام حضرت مسیح موعودؑ کا اشتہار اور خط

حضرت اقدس مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کو ماموریت کا پہلا الہام ۱۸۸۲ء میں ہوا جس کے بعد ۱۸۸۵ء میں حضور نے حقانیت اسلام اور اشاعت "براہین احمدیہ" سے متعلق اردو میں بیس ہزار اور انگریزی میں بارہ ہزار کے قریب اشتہارات شائع کئے جنہیں رجسٹری کرا کر دنیا بھر کی قوموں کے رہنماؤں، امیروں اور سربراہان مملکت کے نام روانہ کیا جو اس زبردست قوت ایمان کا آئینہ دار تھا جو آپ کے قلب مبارک میں دعوت اسلام کے لئے بحر ذخار کی طرح موجزن تھی۔ ان اشتہاروں کا اردو متن اور ترجمہ حضور نے خود اپنی مشہور عالم کتاب "سرمہ چشم آریہ" سے منسلک فرما کر ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کر دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

حضرت اقدسؑ نے کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۳۔ ۱۱۴ حاشیہ طبع اول (۱۸۹۱ء) میں ان اشتہارات وخطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ نے اُس زمانہ کی سب سے بڑی برطانوی ایمپائر کے شہزادہ ولی عہد (ایڈورڈ ہفتم) اور "وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈ سٹون کے علاوہ جرمنی کے شہزادہ بسمارک کے نام بھی اشتہارات و خطوط روانہ کئے۔

بون سے ۱۹۹۳ء میں جرمن تاریخ کے طبع ہونے والے انگریزی ایڈیشن کے مطابق بسمارک (۱۸۱۵ء۔ ۱۸۹۸ء) نے ۱۸۶۲ء میں قلمدان وزارت سنبھالا اور ۲۰ رمارچ ۱۸۹۰ء تک اس عہدہ پر فائز رہا۔

فیروز سنز اردو انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۹۶۸ء میں زیر لفظ 'بسمارک' لکھا ہے:۔

"جرمن تاریخ میں سب سے زیادہ مشہور سیاستدان جسے جدید جرمنی کا بانی کہا جاتا ہے صوبہ پروشیا کے ایک ممتاز زمیندار گھرانے کا چشم و چراغ تھا۔ انتظامی امور کا کوئی تجربہ نہ تھا اس کے باوجود ۱۸۶۲ء میں قیصر جرمنی فریڈرک ولیم کی پیشکش پر قلمدان وزارت سنبھالا تو وہ کام کیا جو جرمن تاریخ میں کسی نے انجام نہیں دیا تھا۔ ۱۸۱۵ء سے جرمنی کی اڑتیس ریاستوں کو متحد کرنے کی جو تحریک چل رہی تھی اسے بسمارک نے کامیابی سے ہمکنار کیا .... طبعًا جنگ پسند نہ تھا۔ خارجہ حکمت عملی میں صلح و سلامتی کی راہ پر گامزن رہا۔ بڑا ہوشمند سیاستدان تھا۔ صلح و امن کو سیاست کی شطرنج کے مُہرے خیال کرتا تھا"۔

☆......☆......☆......☆

جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز صد سالہ رفتار ترقی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک صدی پیشتر ۱۰ اراگست ۱۹۰۲ء کو اپنی کتاب "نزول المسیح" حاشیہ صفحہ ۱۱۹۔ ۱۲۰ میں ۱۸۸۰ء اور ۱۸۸۲ء کے بعض الہامات درج کر کے تحریر فرمایا:

"یہ استعارہ اس منشا کے ادا کرنے کے لئے ہے کہ سلسلہ رجوع خلائق کا کبھی بند نہ ہوگا"۔

پھر فرمایا:

"خدا نے اسی سال میں قریب ستّر ہزار کے اس جماعت کو پہنچا دیا........ بجز خدا کی وحی کے کسی اور کے کلام میں یہ طاقت ہے کہ اگر انسان ایسا کر سکتا ہے تو نظیر کے طور پر پیش کرو کہ کس نے گمنامی کی حیثیت میں ہو کر ظہور پیشگوئی کے دنوں سے بیس برس پہلے بذریعہ تحریر تمام دنیا میں شائع کیا کہ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ ...... ہزارہا لوگ دُور دراز ملکوں کا سفر کر کے ملنے کے لئے آئیں گے ۔ میں جانتا ہوں کہ ایسی نظیر پیش کرنے پر ہرگز انسان قادر نہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۹، ۵۰۰)

اکیسویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ (منعقدہ جرمنی) کی مقدس اور تاریخ ساز تقریب پر حضرت امام ہمام خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے یہ انکشاف کر کے کہ صرف ایک سال میں آٹھ کروڑ ۱۰ لاکھ سعید روحیں داخل احمدیت ہوئی ہیں خدائی نصرتوں کے عالمی نشانوں کا ایک جدید اور انقلابی دروازہ کھول دیا ہے۔ حضور کے خدا نما وجود کی برکت سے عالمی بیعت سمیت گزشتہ ۹ سالوں میں اب تک ۱۴ کروڑ ۴۲ لاکھ ۲۱ ہزار ۶۰۵ نئے وجود آغوش احمدیت میں آ

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی

منعقدہ ۲۴/ تا ۲۶/اگست ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت عزت مآب یوہانس راؤ، وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مرکزی پارلیمنٹ کے صدر جناب ولف گانگ تھیرزے اور لارڈ میئر آف آخن سٹی ڈاکٹر یورگن لنڈن کے تہنیتی پیغامات

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت عزت مآب یوہانس راؤ نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

"محترم واگس ہاؤزر صاحب۔

آپ کے خط مؤرخہ ۷ ارجولائی کا بہت شکریہ۔ آپ کی طرف سے من ہائم میں اس ماہ کے آخر پر منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ کی دعوت پر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مَیں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شامل ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ جرمنی میں بسنے والی مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں محبت اور امن سے رہیں۔ ہر شخص جو کہ اس سمت میں کوشاں ہے اس کا ہمارے ملک میں امن قائم رکھنے میں ایک بڑا حصہ ہے ۔ ایسے تمام شرکاء کو میری نیک خواہشات اور سلام عرض کر دیں۔ نیک تمناؤں کے ساتھ ۔ آپ کا۔ یوہانس راؤ

وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مرکزی پارلیمنٹ کے صدر جناب Wolfgang Thierse کا پیغام

"۱۷۰ سے زائد ممالک میں جماعتوں اور اس وقت ۷۵ ملین ممبران پر مشتمل احمدیہ مسلم جماعت ایک انتہائی اہم بین الاقوامی اصلاحی جماعت ہے۔ جرمن جماعت ۱۹۴۷ء سے قائم ہے۔ اور آج ہمارے درمیان اس کے چالیس ہزار سے زائد ممبران رہ رہے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے لئے یہ ایک انتہائی اعزاز اور خوشی کی بات ہے کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء پہلی بار ہمارے ملک میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام بیرون از جرمنی سے آئے ہوئے مہمانوں کو دلی خوش آمدید!

تین روزہ یہ جلسہ ماڈرن اسلام کی ایک وسیع تصویر پیش کرتا ہے ۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔ اس دن بدن اکٹھی اور قریب ہوتی ہوئی دنیا میں اس چیز کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ دنیا کے مختلف بے امن علاقوں میں تنازعات بالآخر ہمیں یہ جاننے پر مجبور کرتے ہیں کہ کس طرح اجنبیت یا مذاہب کی دشمنی، غصے، نفرت اور جھگڑوں کے ایک سلسلہ کو چلا سکتی ہے۔ خصوصی طور پر اس وقت اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کا تنازعہ انتہائی تکلیف دہ نظر آ رہا ہے۔ تصادم اور انتقام کی تمام آوازوں کے مقابلہ کے لئے یقیناً دوبارہ بات چیت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ امن کے لئے کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔

افسوس ہے کہ یورپ میں اسلام کی تصویر پر انتہا پسند مسلمانوں کے جھگڑوں کی رپورٹیں اور تصاویر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ کچھ انتہا پسند ممالک میں ان طاقتور لوگوں کو جو اپنے سے مختلف سوچ رکھنے والوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور بے حسی کے ساتھ اپنے فیصلوں پر عمل کرتے ہیں، دنیا کے بہت سے ممالک میں اسلام کی پر امن اور کھلی تصویر کو ڈھانپنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ مذاہب کی سرحدوں سے بالاتر ہو کر اپنے آپ کو ایک دوسرے کے لئے کھولیں اور ایک دوسرے سے سیکھیں ۔ اس اہم کام کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ لہذا مَیں اس کے انتہائی کامیاب انعقاد کا خواہاں ہوں۔

ولف گانگ تھیرزے
صدر جرمن پارلیمنٹ

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔